عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة
(شیخ المحدثین سفیان بن عینیۃ، حلیۃ الاولیاء)

حیات امام المدرسین

امام المدرسین اُستاذ العلماء فقیہ العصر جامع المعقول والمنقول
شیخ طریقت ابوالفضل محمد فضل سبحان القادری دامت برکاتہم

حسب الارشاد: خادم العلم والعلماء فضل منان قادری

مؤلف: ابوالخیر محمد نعمان قادری
مدرس: آستانہ عالیہ بحرالحق شریف، لارنس پور

ناشر: جامعہ قادریہ، نوشہرہ روڈ مردان

﴿عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة﴾

(شيخ المحدثين سفيان بن عينه، حلية الاولياء)

حیاتِ امام المدرسین

استاذ العلماء فقیہ العصر مفتی اعظم جامع المعقول والمنقول
شیخ طریقت ابوالفضل محمد فضل سبحان القادری دامت برکاتہم

....

حسب الارشاد: شیخ القرآن والحدیث شیخ طریقت
صاحبزادہ فضل منان القادری

....

مؤلف: ابوالخیر محمد نعمان قادری
مدرس آستانہ عالیہ بحرالحق شریف لارنس پور اٹک

ناشر: جامعہ قادریہ، نوشہرہ روڈ، مردان

حسب الارشاد:

شیخ القرآن والحدیث شیخ طریقت

صاحبزادہ فضل منان القادری

نام کتاب..................حیاتِ امام المدرسین

مؤلف......ابوالخیر محمد نعمان قادری 0342-2067235

صفحات..65

اشاعت اوّل........................فروری 2019

ناشر..............جامعہ قادریہ، نوشہرہ روڈ، مردان

رابطہ

جامعہ قادریہ، نوشہرہ روڈ مردان

0333-9870446

فہرست مضامین

پیش لفظ

از شیخ القرآن والحدیث شیخ طریقت صاحبزادہ فضل منان القادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ قبلہ والدگرامی حضور امام المدرسین کے حالات زندگی اور علمی خدمات پر مختصر اور جامع رسالہ مرتب ہو گیا اگرچہ آپ کی خدمات اظہر من الشمس ہے لیکن آج تک اس موضوع کو ضبط تحریر میں نہیں لایا گیا تھا چونکہ حضور والدگرامی کا مزاج اکابر کی طرح للّٰہیت پر مبنی اور خودنمائی سے دور ہے چونکہ اکابر کی حالات زندگی اصاغر کے لئے مشعل راہ اور نشان منزل کا کام کرتی ہے۔اس نیت سے حضور امام المدرسین کی حالات زندگی جمع کی گئی اور میں حضرت علامہ نعمان قادری صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے ذاتی دلچسپی سے اس موضوع پر کام کیا اور حضور والدگرامی کی مختلف اوقات ،نشتوں اور مواقع یعنی سفر وحضر کی صحبت میں رہ کران کے ارشادات وحالات سن کر نہ صرف اپنے حافظے میں محفوظ کیا بلکہ ساتھ ضبط قلم میں لا کر آج الحمد للہ آپ کے دست اقدس میں موجود ہے۔آخر میں حضرت علامہ نعمان قادری صاحب کے اخلاص ومحبت کو سلام پیش کرتا ہوں اور اللہ کریم سے دست بدست دعا ہوں کہ اللہ کریم آپ کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت دیں۔اور آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ بنائیں۔

آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین۔

فضل منان قادری

﴿مقدمہ﴾

میرے شیخ ومربی استاذ العلماء والمشائخ جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول امام المدرسین شیخ طریقت علامہ ابوالفضل محمد فضل سبحان القادری دامت برکاتہم کی ہستی تعارف کی محتاج نہیں جنہوں نے تقریباً ساٹھ سال سے قرآن وسنت ودیگر علوم دینیہ کی خدمت کر کے پاکستان سمیت دنیا کے کئی ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں علماء کو علم دین کے زیور سے آراستہ کیا۔ اور صرف یہ نہیں بلکہ استاذ مکرم کا خاندان تقریباً دوسو پچاس سال سے دین متین کی خدمت میں مصروف عمل ہے لیکن ان خدمات کی تفصیل تحریری شکل میں موجود نہ تھی تو اسی نیت سے کہ صلحاء اور علماء کا تذکرہ موجب نزول رحمت ہے اور اُن کے واقعات کا مذاکرہ مورث محبت الٰہی اور باعث حلاوت قلبی ہے۔

تاج العارفین قطب العلوم سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے سوال کیا کہ حضرت حکایات کا مذاکرہ اور بزرگوں کے تذکرے سے مریدوں کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟ فرمایا حکایات اولیاء تو اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر کے مثل ہے کہ ان سے مریدوں کے قلوب مطمئن اور ثابت قدم ہوتے ہیں۔ سائل نے عرض کیا کہ حضرت کہ اس کی کوئی دلیل بھی ہے؟ فرمایا ہاں حق تعالیٰ فرماتا ہے!

﴿وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۝﴾ (ھود ۱۲۰)

''اور ہم آپ کو رسولوں کی تمام خبریں بیان فرماتے ہیں جن سے ہم آپ کے دل کو تسکین دیتے ہیں''۔

مذکورہ خصوصیات پر عرصہ دراز سے راقم کے دل میں شوق تحریر مضمر تھا۔ اگر چہ حق تو یہ تھا کہ کوئی صاحب علم وفضل اس عظیم ہستی اور خاندان پر قلم اٹھاتا تو اپنے علم وفضل سے آپ کی

زندگی کے مختلف پہلوؤں کو ضبط تحریر میں لا کر افادہ خلق بن جاتا بہر کیف ایسا نہ ہو سکا اس لیے میں ایک طالب علم کی حیثیت سے اور اپنی علمی کمزوریوں سمیت حسب مقولہ ما لا یدرك كله لا يترك كله اپنی معلومات و مسموعات قارئین کے خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اور جہاں تک اس مقصد عظیم میں راقم حقیر کامیابی حاصل کرے۔ تو بلا ریب نظر عنایت ان حضرات کا ہے جو زینت قرطاس بن رہے ہیں اور جو غلطی ہو تو راقم کی طرف منسوب ہوگی۔

ابوالخیر نعمان قادری
مدرس، آستانہ عالیہ بحرالحق شریف
لارنس پور ضلع اٹک

حیات استاذ العلماء مدظلہ پر ایک نظر

نام	ابو الفضل محمد فضل سبحان قادری
والد	مفتی اعظم علامہ شائستہ گل قادریؒ
پیدائش	یکم جنوری 1938
مولد:	متہ کاٹلنگ مردان
پرائمری تک عصری تعلیم	متہ کاٹلنگ مردان میں
ناظرہ اور ابتدائی دینی تعلیم	والد ماجد مفتی اعظم شائستہ گل باباجی صاحبؒ سے
1 سال طالبعلمی	دار العلوم حنانیہ یار حسین صوابی میں
1 مہینہ تلمذ	شمس العلماء مصلح الدین صاحب حق صاحبؒ سے
1 سال تلمذ	شیخ القرآن بدر العلماء غلام علی اوکاڑوی صاحبؒ سے
1 سال تلمذ	جامعہ نظامیہ لاہور میں مفتی اعظم مولانا عبد القیوم ہزارویؒ سے اور استاذ العلماء علامہ اللہ بخشؒ صاحب سے
3 سال تلمذ	جامعہ مظفریہ رضویہ میانوالی میں استاذ العلماء علامہ اللہ بخشؒ
تجوید	جامعہ انوار العلوم ملتان
3 سال تلمذ	جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں شمس المدرسین علامہ عطاء محمد بندیالوی صاحبؒ سے
دورہ تفسیر	دو مرتبہ شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑویؒ سے اور ایک مرتبہ شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی صاحبؒ سے

دورہ حدیث	جامعہ امجدیہ کراچی میں شیخ المحدثین علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری صاحبؒ سے
2سال تدریس	صدر المدرسین دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد میں
تخصص فی الحدیث والتفسیر	جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں
2سال تدریس	صدر المدرسین جامعہ رحمانیہ میں
جامعہ قادریہ کا قیام	یکم جنوری 1969 میں
3سال تدریس	جامع مسجد کسکورونہ، بغدادہ چوک مردان
21سال تدریس	جامع قادریہ بغدادہ میں
10سال تدریس	جامعہ قادریہ نوشہرہ روڈ میں
سفر حج	1978میں
4سال تدریس	جامعہ الکرم انگلینڈ میں
3سال تدریس	شیر ربانی ٹرسٹ انگلینڈ میں
3سال تدریس	جامعہ قادریہ جیلانیہ انگلینڈ میں
8سال تدریس	جامعہ قادریہ مردان میں
بیعت	عظیم روحانی پیشوا شیخ المشائخ حاجی گل صاحبؒ سے
خلافت	شیخ طریقت فخر اولیاء شیخ گل صاحب مدظلہ سے
زمانہ طالب علمی	13سال
طالب علمی میں تدریس	5سال

باقاعدہ تدریس	57سال
کل تدریس	62سال
موجودہ عمر	81سال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد!

بفضلہٖ تعالیٰ استاذ العلماء امام المدرسین شیخ طریقت علامہ ابوالفضل محمد فضل سبحان القادری دام ظلہ کا تعلق چونکہ ایک عظیم، علمی اور روحانی گھرانے سے ہیں۔ قرآن وسنت اور دیگر علوم شرعیہ کی ترویج واشاعت آپ کو ورثہ میں ملی ہے۔ اس لیے آپ کے تذکرے سے پہلے آپ کے آباء واجداد کا تذکرہ مقدمۃً ضروری ہے۔

حضور قبلہ استاذ العلماء کا سلسلہ نسب:

استاذ العلماء مفتی فضل سبحان قادری صاحب بن مفتی اعظم حضور قبلہ شائستہ گل قادری صاحبؒ بن عالم باعمل جامع شریعت وطریقت محمد علی قادری بابا جی صاحبؒ بن تاج العلماء عمر دراز خان قادری بابا جی صاحبؒ۔

تاج العلماء بابا جی عمر دراز خان رحمۃ اللہ علیہ سرہ ڈھیری نزد شہباز گڑھی کے باشندے تھے اور پٹھانوں کے مشہور قبیلہ یوسف زئی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے دو فرزند تھیں۔

فرزند اول حضرت العلامہ جامع شریعت وطریقت محمد علی بابا جی صاحبؒ

فرزند دوم جناب شاہ ولی بابا جی صاحبؒ سرہ ڈھیری شہباز گڑھی میں مدفون ہے

حضرت العلامہ جامع شریعت وطریقت محمد علی بابا جی صاحبؒ:

حضرت العلامہ جامع شریعت وطریقت محمد علی بابا جی صاحبؒ استاذ العلماء مدظلہ کے جد امجد اور حضور قبلہ مفتی اعظم شائستہ گلؒ کے والد ماجد ہے۔ اور جیسا کہ عالم دین کیلئے گلشن اور باغ کتب خانہ ہوتا ہے تو اسی طرح آپ بھی ایک عظیم الشان کتب خانہ رکھتے تھے اور یہی

باغ کتب خانہ ہوتا ہے تو اسی طرح آپ بھی ایک عظیم الشان کتب خانہ رکھتے تھے اور یہی آپکے بیٹے مفتی اعظم سرحدؒ کیلئے حصول علم دین میں بہت مفید اور کارآمد ثابت ہوئی، جیسا کہ مفتی اعظمؒ فرماتے تھے کہ میں اپنے والد کے کتب خانے کو دیکھتا تو دل میں خیال کرتا کہ میں اپنے والد کا بہت نالائق بیٹا ثابت ہوجاونگا اگر علم دین سے ادھورا رہ جاؤ اور یہ علم دین کا بیش بہا خزانہ اور کثیر تعداد میں کتابیں کسی اور کو مل جائے۔ تو اسی طرح حضور استاذ العلماء مدظلہ کے جدامجد علوم ظاہرہ اور عظیم علمی ذخائر رکھنے کے ساتھ اسرار الہی اور معارف سے معمور سینہ بھی رکھتے کہ صاحب کشف ولی اللہ بھی تھے۔۔ جن کا روحانی تعلق اولاً غوث زمان مجدد طریقت حضور قبلہ حافظ عبدالغفور صاحب نور اللہ مرقدہ صاحب سوات سے تھا۔ جب غوث زمان شیخ المشائخ حافظ عبدالغفور سیدو بابا جی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الابرار قبلہ شیخ عبدالوہاب صاحبؒ (بانی آستانہ عالیہ مانکی شریف) کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ تو پشاور اور مردان وغیرہ سے تعلق رکھنے والے مریدین کو آستانہ عالیہ قادریہ مانکی شریف سے اپنی روحانی نسبت قائم کرنے کا حکم فرمایا تو اسی طرح حضور استاذ العلماء مدظلہ کے جدامجد کا روحانی تعلق مانکی شریف سے بنی۔

مفتی اعظم سرحد شیخ القرآن والحدیث علامہ شائستہ گل قادری صاحبؒ

(المعروف متہ مولانا صاحب)

استاذ العلماء مدظلہ کے والد ماجد مفتی اعظم سرحدؒ اپنے زمانے کے ایک متبحر عالم دین، جامع شریعت وطریقت، کثیر التصانیف، مقرر، قاضی، مناظر، حاذق طبیب، ماہر سیاستدان اور دیگر خداداد صلاحیتوں اور بے شمار اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔

ولادت باسعادت: آپ کی ولادت باسعادت تقریباً ۱۸۶۱ء کو کاٹلنگ کے گاؤں متہ میں

ہوئی بچپن سے ہی اخلاق کریمہ سے متصف اور خداداد صلاحیتوں کے حامل تھے۔

آپ کے لئے ولی کامل کی مستجاب دُعا:

ابھی مفتی اعظم سرحدؒ کی بچپن تھی کہ ۱۸۷۷ میں مجدد طریقت شیخ المشائخ غوث زمان جناب عبدالغفور صاحب سواتؒ وصال فرما گئے تو جنازے کے لیے آپ کے خلیفہ خاص مخزن ولایت جناب حضرت عبدالوہاب صاحب مانکی شریف قافلے میں سوات تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں جامع شریعت وطریقت قبلہ محمد علی بابا جی رحمۃ اللہ علیہ (جو حضور استاذ العلماء کے جدامجد تھے) اور کاٹلنگ ومضافات کا ایک جم غفیر آپ کے استقبال کے لیے کاٹلنگ پُل پر جمع تھا۔ کیونکہ سوات جاتے ہوئے کاٹلنگ وبونیر کی پہاڑیوں سے گزرنا ہوتا تھا۔ جناب شیخ الابرار حضرت عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ گھوڑے پر سوار تھے حضور قبلہ محمد علی بابا جی صاحبؒ نے اپنے فرزند قبلہ مفتی اعظم شائستہ گل بابا جی صاحبؒ کو اٹھا کر دعا کی درخواست کی۔ آپ نے پشت پر دست مبارک رکھ دعا فرمائی اللہ دے عالم کہ چہ وہابیان زغلوے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو عالم دین بنائے تا کہ وھابیوں کو بھگائے۔ حسب مقولہ

گفتہ او گفتہ اللہ بود اگر چہ از حلقوم عبداللہ بود

بحمدہ تعالیٰ یہ دعا تیر بہدف ثابت ہوئی کہ جدھر بھی وہابی سر اٹھاتے آپ کتابوں اور طلباء کو ساتھ لے کر ان کو بھگاتے۔

ابتدائی تعلیم: مفتی اعظم سرحدؒ شیخ القرآن والحدیث علامہ شائستہ گل قادری صاحب نے قرآن مجید شریف اور علوم دینیہ کی ابتدائی کتابیں اپنے گھر میں والد بزرگوار جامع شریعت وطریقت مولانا محمد علی بابا جیؒ سے پڑھی۔

دارالعلوم دیوبند جانے کی خواہش: مفتی اعظم سرحدؒ زمانہ طالب علمی میں تھے کہ دارالعلوم دیوبند میں اسباق کی افتتاح ہوئی تھی تو آپ نے اپنے والد بزرگوار جامع شریعت وطریقت قبلہ محمد علی باباجیؒ سے دارالعلوم دیوبند جانے کی اجازت طلب کی تو والد گرامی تھوڑی دیر کے لیے مراقبہ ہوئے پھر سر کو اُٹھا کر فرمایا۔

مجھے آپ کا ان پڑھ مسلمان ہونا کافر مولوی سے اچھا لگتا ہے۔ اس جواب پر سخت متعجب ہوئے اور عرض کیا۔ کیا دارالعلوم دیوبند میں لوگوں کو کافر بنایا جاتا ہے؟ والد بزرگوار جامع شریعت وطریقت مولانا محمد علی باباجی صاحبؒ نے مثبت انداز میں جواب دیا کہ ہاں! جس پر آپ نے حالاً اپنا ارادہ سفر ملتوی کر دیا لیکن دل میں تردد تھا۔ اس کے بعد آپ نے جامع المعقول والمنقول مولانا محمد صدیق صاحبؒ ڈاگئی سے کچھ عرصہ کتابیں پڑھیں اور اکتساب فیض کیا اور کچھ عرصہ مردان کے مشہور عالم دین شیخ الاذکیاء مولانا محمودؒ المعروف مردان مولوی صاحب کے تلمذ میں رہے۔

والد بزرگوار کا انتقال: مفتی اعظم سرحدؒ زمانہ طالبعلمی میں تھے کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اس وقت آپ کے اسباق شرح عقائد خیالی میں چل رہے تھے اپنا ارادہ سفر تو والد ماجد کی حیات میں پوری نہ کر سکا لیکن آپ کے وفات کے بعد رخت سفر باندھ لیا کہ والد گرامی صاحب کے عدم اجازت کی وجہ دریافت کرے اور اپنے دلی تردد کا ازالہ کرے تو سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے دارالعلوم دیوبند پہنچ گئے۔

والد بزرگوار کی نصیحت یا پتھر پر لکیر: مفتی اعظم سرحدؒ دارالعلوم دیوبند پہنچ گئے تو شیخ انور شاہ کشمیری **ان اللہ علیٰ کل شی قدیر** کی تفسیر کر رہے تھے۔ تو آپ بھی درس میں شریک

ہوئے۔آگے درس دیتے ہوئے مولانا انور شاہ کشمیری نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے تو ہر شے میں جھوٹ بھی آ گئی (جیسا کہ دیوبند والوں کا عقیدہ ہے) اور اس پر دلیل دی کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ومن یقتل مؤمنا مُتَعَمِّدًا فجزاء ہ جھنم خلدًا فیھا۔

﴿سورۃ النساء آیت نمبر:۹۳﴾

کہ جو مومن کو عمداً قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے۔

لیکن اگر ایسے شخص کو باری تعالیٰ نے روز قیامت معاف فرمایا **فجزاء ہ جھنم** کی تکذیب لازم آ گئی۔تو یہ کہنا کہ اس کی سزا جہنم ہے جھوٹ ہوئی العیاذ باللہ۔

مفتی اعظم سرحد شیخ القرآن والحدیث علامہ شائستہ گل قادری صاحبؒ نے یہ سن کر مولانا انور شاہ کشمیری سوال کیا کہ کیا آپ کو باری تعالیٰ کا ارشاد

اِنَّ اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذٰلک لمن یشاءُ معلوم نہیں۔

﴿سورۃ النساء آیت نمبر:۴۸﴾

بیشک باری تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا اور اس کے علاوہ بخشتا ہے جس کو چاہے تو آیا قتل عمد شرک کے علاوہ نہیں؟ بلکہ ہے تو لمن یشاء کی قید یہاں بھی معتبر ہے۔اور ساتھ کہا کہ جو کوئی کلام الٰہی میں جھوٹ کا شائبہ تک رکھے وہ کافر ہے تو اس میں بالفعل جھوٹ ثابت کرنے والے سے بڑا کافر کون ہوگا؟ تب آپ پر والد صاحب کے قول کی حقیقت ظاہر ہوئی۔کہ مجھے آپ کا ان پڑھ مسلمان ہونا کافر مولوی سے اچھا لگتا ہے اور ساتھ یہ بھی ثابت ہوا کہ والد گرامی **اِتَّقُوْا فِرَاسَتَہ الْمُومِنِ فَاِنَّہ یَنظُرِ بِنُورِ اللہ** کا مصداق ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

بریلی شریف آمد: مفتی اعظم سرحدؒ کو مذکورہ واقعہ پیش آنے اور والد گرامی کا قول صادق ہونے کی بنا پر دار العلوم دیوبند سے نکل کر دار العلوم منظر الاسلام بریلی شریف تشریف لے گئے

اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلویؒ اور ہندوستان کے دوسرے علماء سے علوم متداولہ کی تکمیل کی۔

مفتی اعظم سرحدؒ کے تدریسی زندگی کا آغاز: آپ نے پاک وہند کے جید علماء کرام سے اکتساب فیض کیا اور پھر اساتذہ کرام کی امانت اور علمی فیض اگلی نسل کو منتقل کرنے کیلئے اپنے گاؤں متہ میں جامعہ محمدیہ حنفیہ سنیہ نام سے دار العلوم بنائی جسمیں کئی سالوں تک پڑھاتے رہیں۔

تنگی چارسدہ میں تدریس: مفتی اعظم سرحدؒ کچھ عرصہ اپنے قائم کردہ مدرسے میں پڑھانے کے بعد جناب پیرزادہ خلیل الرحمان باچہ صاحبؒ (جو مانکی شریف کے بحر ذخار شیخ طریقت عبدالحق ثانیؒ صاحب کے صاحبزادے تھے۔) کے اصرار پر تنگی چارسدہ تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ وہاں پر طلباء کو سیراب کرتے رہے اور آپکے صاحبزادے مولانا سیف الرحمان باچہ صاحب کو پڑھاتے رہیں۔

بھانہ ماڑی پشاور میں تدریس: مفتی اعظم سرحدؒ کچھ عرصہ تنگی چارسدہ میں تدریس کے بعد پشاور تشریف لے گئے کہ بھانہ ماڑی میں مولانا ایوب جان بنوری کے دادا نے مدرسہ بنائی جو KPK کا اولین مدرسہ ہے تو مفتی اعظمؒ سرحد اس مدرسے کے صدر مدرس اور مفتی کی حیثیت سے علم دین کی خدمت کرتے رہیں۔

تحریک پاکستان میں آپ کا حصہ: مفتی اعظم سرحدؒ عقائد حقہ کی نشر واشاعت کے ساتھ ساتھ ایک اسلامی خطہ (پاکستان) جہاں مکمل طور پر اسلام نافذ ہو، کی خاطر تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ پہلے پہل تحریک خدائی خدمت گار میں شامل ہو کر خان عبدالغفار خان کے

ساتھ کام کیا۔لیکن بعد میں جب خان موصوف نے اس تحریک کو انڈین نیشنل کانگریس میں مدغم کردیا۔تو آپ نے اختلاف کرتے ہوئے علیحدگی اختیار کی۔ مسلم لیگ نے پاکستان کا مطالبہ کیا تو آپ نے نہایت جرأت وہمت کے ساتھ اس مطالبہ کی حمایت کی۔ حضرت پیر صاحب فاتح ریفرنڈم محمد امین الحسنات صاحب سجادہ نشین مانکی شریف نوشہرہ کی صدارت میں مشائخ وعلماء کی ایک جمعیت تشکیل دی گئی۔جس کا نام جمعیت الاصفیاء رکھا گیا۔اور آپ اس جماعت کے ناظم مقرر ہو گئے۔آپ نے پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی معیت میں تمام ہندوستان کا دورہ کیا۔

مفتی اعظم سرحدؒ نے پیر طریقت رہبر شریعت شریعتِ فاتح ریفرنڈم جناب امین الحسنات صاحبؒ کے ساتھ تحریک پاکستان میں بھرپور ساتھ دیا اور اہم کردار کیا۔جو پاکستان کی تاریخ میں قربانیوں کا ایک روشن باب ہے۔

پیر صاحب مانکی شریف اور علماء اہلسنت کا تحریک پاکستان میں حصہ اور قائداعظم کا ساتھ دینا کسی دنیوی غرض کے خاطر نہیں تھا بلکہ صرف اور صرف نظام مصطفیٰ اور قرآن وسنت کے آئین کے نفاذ کی خاطر تھا۔اور پیر صاحب مانکی شریف کی سرپرستی میں قائداعظم کے ساتھ پاکستان میں نفاذ شریعت کا معاہدہ بھی مفتی اعظم سرحد علامہ شائستہ گل قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا تھا۔

لیکن صد افسوس! ملک پاکستان بننے کے بعد ارباب اقتدار طبقہ نے ایفائے عہد نہیں کیا جس کی وجہ سے قبلہ پیر صاحب نے مسلم لیگ کے خلاف عوامی لیگ بنائی اور آپ کو ناظم اعلیٰ مقرر فرمایا تو اسی دنوں ہندوستان و پاکستان کے تمام دورے آپ ہی کے سپرد تھے۔حکومت کے انگریز پالیسی کے خلاف علم بلند کرنے کی پاداش میں قبلہ پیر صاحب کو ایک سال کے لیے

گھر میں نظر بند کیا اور مفتی اعظم سرحدؒ علامہ شائستہ گل قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تین دن کے لئے حوالات میں رکھا گیا اور بعد ازاں ایک سال کے لئے ضلع بدر کیا گیا۔

آستانہ عالیہ قادریہ سورن شریف میں قیام: مفتی اعظم سرحد ضلع بدری کے دوران کچھ عرصہ آستانہ عالیہ قادریہ سورن شریف ملاکنڈ ایجنسی میں قیام کیا۔ اسی دوران پیر طریقت رہبر شریعت مولانا محمد شیرین قادریؒ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ سورن شریف ملاکنڈ ایجنسی) کو پڑھایا۔ اور کچھ عرصہ تھانہ (سوات) میں قیام کیا۔

وطن مالوف کاٹلنگ واپسی: مفتی اعظم سرحدؒ کچھ عرصہ سوات میں قیام کے بعد اور اپنی جامعہ بنام محمدیہ حنفیہ سنیہ (متہ کاٹلنگ) میں درس وتدریس کا سلسلہ آخری دم تک جاری رکھا۔ اور تشنگان علم کو سیراب کرتا رہا۔

اساتذہ: مفتی اعظم سرحدؒ نے متعدد اساتذہ سے اکتساب فیض کیا

☆ آپ کے والد ماجد جامع شریعت وطریقت محمد علی باباجیؒ

☆ اعلی حضرت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

☆ جامع المعقول والمنقول مولانا محمود صاحبؒ المعروف مردان مولوی صاحب (والد گرامی شیخ القرآن والحدیث مصلح الدین صاحب حق صاحبؒ)

☆ شیخ القرآن والحدیث علامۃ الدہر محمد صدیق صاحبؒ ڈاگئی

☆ شیخ الصرف والنحو لالا کالا مولوی صاحبؒ

☆ شیخ الاسلام شیخ القرآن والحدیث مولانا دیدار علی شاہ صاحبؒ لاہور۔

ہم عصر علماء: آپ کے اپنے ہم عصر علماء کے ساتھ بہت قریبی تعلقات تھے، ☆ عظیم روحانی

پیشوا شیخ المشائخ حاجی گل صاحبؒ لنڈی کوتل شریف ☆ شیخ القرآن والحدیث شیخ طریقت حضور قبلہ عالم عبد الغفور باباجی صاحبؒ دریائے رحمت شریف اٹک ☆ شیخ القرآن والحدیث العلامۃ الفہامہ عبد المنان صاحب حق صاحبؒ خلیفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ شہباز گڑھی مردان ☆ جامع المعقول والمعقول عبد الواجد صاحب حق صاحبؒ خلیفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ گڑھی کپورہ مردان ☆ شیخ القرآن والحدیث فقیہ العصر قاضی عبد الخالق صاحب حق صاحبؒ گڑھی کپورہ، ☆ شیخ القرآن والحدیث جامع شریعت مصلح الدین صاحب حقؒ مردان ☆ شیخ القرآن والحدیث مولانا محمود صاحب المعروف شیر گڑھ صاحب حق صاحبؒ مردان ،☆ؒ۔ مفسر قرآن شیخ طریقت مولانا عبد الطیف باباجیؒ پار ہوتی مردان

سفرحج: مفتی اعظم سرحدؒ نے 195ء میں کے سفر حج کی سعادت حاصل کی آپ شریعت پر سختی سے عمل پیرا تھے اور امام الحرمین نماز کے لیے پگڑی کا اہتمام نہیں کرتے تھے سو آپ نے اس کے ساتھ بحث کی اور پگڑی باندھنے پر آمادہ کیا۔ آپ سے ایام حج میں شیخ القرآن والحدیث صاحبزادہ محمود صاحبؒ (شیر گڑھ) ایک فتوی بھی طلب کیا کہ قصداً ضٓ کو ظاء کے شبیہ پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے کہ نہیں، آپ نے فتوی تحریر کیا کہ ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی اور اس فتوی پر علمائے حجاز اور مسجد حرام شریف کے علماء کے تائیدی تقاریظ ثبت ہیں۔

وسعت علمی اور کمالِ حافظہ: خداداد صلاحیتوں میں مفتی اعظم سرحدؒ کا قوت حافظہ بھی باری تعالیٰ کے خصوصی نوازشوں میں سے ہے۔ جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آخر عمر میں صاحب فراش ہوئے تو عیادت کی خاطر حضور قبلہ شیخ گل صاحب مبارک مدظلہ نے جامعہ قادریہ بغدادہ سے استاذ العلماء مدظلہ کو ساتھ لے کر راستے میں فرمایا کہ میں ان سے ایک مسئلہ بھی دریافت کرونگا، استاد صاحب نے عرض کی ان کی آخر عمر ہے اور طویل علالت میں ان کی

حافظہ وہی نہیں ہوگی، لیکن آپ گرامی قدر نے حسب منشاء مسئلہ دریافت کیا۔ کہ آیا مسجد کے صحن میں لکڑی کے طاق پر محراب کا حکم لگایا جاسکتا ہے؟ مفتی اعظم سرحدؒ نے فرمایا کہ نہیں، کیونکہ محراب گول طاقچے کا نام نہیں بلکہ وسطِ صف اول کا نام محراب ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ انتقال قبول نہیں کرتا اور یہ ثواب مسجد کے دوسرے حصہ میں حاصل نہیں ہوسکتا اور استاد صاحب کو حکم دیا کہ الماری سے کتاب اٹھاؤ اور کتاب پر ہاتھ رکھ کر تلاش کئے بغیر کھول کر فرمایا! اور استاذ العلماء مدظلہ کو حکم دیا کہ کتاب کے کونے میں فلاں جگہ سے پڑھو جہاں پر یہ مسئلہ مذکورہ تھا اور حوالہ دیا یہ سن کر حضرت شیخ گل صاحب مبارک نے استاد العلماء مدظلہ کو مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ دیکھ لیا کہ آپ بتا رہے تھے کہ ان کا حافظہ وہ نہیں رہ چکی ہوگی حالانکہ اب بھی کتنی کتابوں کا خلاصہ بیان فرمایا کہ میں نے اس مسئلہ کے تحقیق میں سینکڑوں کتابیں دیکھے ہیں لیکن کسی کتاب میں بھی مجھے ایسی تحقیق کے ساتھ نہیں ملا تھا۔ جس طرح حضرت صاحب نے شافی بیان فرمایا۔ استاد صاحب نے والد گرامی سے عرض کیا کہ حضور! اگر کتاب سے مسئلہ نکالنا کوئی گر ہو تو ہمیں بھی عنایت فرمائیں۔

بابا جی صاحب نے جواب دیا کہ نہیں بیٹا! یہ گر نہیں بلکہ یہ ساری کتابیں اور فتاویٰ جات میری نظر سے بارہا نکلی ہیں اس لیے مجھے یاد ہوتا ہے کہ کون سا مسئلہ کس کتاب میں کہاں لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح ایک بار والی سواتؒ نے آپ سے ریاست سوات میں نماز جمعے کے بارے میں پوچھا کہ آیا سوات میں ادائیگی نماز جمعہ شریعت کی رُو سے صحیح ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں کیونکہ یہاں شرائط جمعہ پوری نہیں۔

والی سوات نے کہا وہ کیسے حالانکہ میں نے تو اپنے ریاست میں کامل شریعت نافذ کی ہے مفتی اعظم سرحد نے جواب دیا کہ آپ کی ریاست کا سکہ اپنا نہیں ہے بلکہ ملک پاکستان کے سکے چلا

رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ اور دوسرے علماء اہل سنت جمعہ کے دن احتیاطاً چار رکعت فرض ظہر پر خود بھی عمل کرتے رہیں اور دوسروں کو بھی تعلیم دیتے رہیں۔

علم توقیت میں کامل مہارت: مفتی اعظم سرحدؒ دوسرے علوم کے ساتھ ساتھ علم توقیت کے بھی بڑے ماہر تھے۔ ماہِ رمضان شریف میں اہل محلّہ جامع مسجد (لنڈے شاہ کاٹلنگ مردان) میں افطاری کے منتظر ہوتے جب آپ آفاق آسمان سے خوب تسلی کر لیتے کہ وقت مغرب داخل ہو گیا تب موذن کو آذان مغرب کا حکم دیتے اور روزہ افطار کر لیتے۔

اصلاح عوام کیلئے جدوجہد: جناب مفتی اعظمؒ سرحد تدریس اور استفتاٰت کے جوابات کے ساتھ عوام کی اصلاح کیلئے بھی جدوجہد کرتے رہیں کہ اپنے علاقے کے مساجد میں عوام کو ہفتہ وار ایک تقریر فرماتے اور انکی عقیدوی اور عملی اصلاح کرتے تھے اور ایک ہفتہ کو جس مسجد میں تقریر کرتے تو ساتھ اعلان کرتے کہ آئندہ ہفتے کو فلاں مسجد میں فلاں موضوع پر تقریر ہوگی

طبیب کی حیثیت سے: مفتی اعظمؒ بے شمار خداد صلاحیتوں اور علوم وفنون کے جامع ہونے کے ساتھ ایک ماہر طبیب بھی تھے کہ لوگ امراض کے علاج کیلئے بھی آپ کے پاس آتے جب اس علاج معالجے کا سلسلہ بڑھ گیا، تو ایک دن حسب معمول درس کے لئے تشریف لے آئیں تو ایک طرف طلباءِ منتظر درس تھے لیکن دوسرے طرف مریضوں کی بھی کثرت تھی اس لئے آپ نے سوچ لیا کہ طبابت اور علاج معالجہ سے طالب علموں کے اسباق اور میرے زندگی کا مقصد اولین متاثر ہو جاتا ہے۔ اس لئے طبابت کا کام مکمل چھوڑ دیا اور اس زمانے میں کاٹلنگ بازار میں ایک ہندو حکیم پر آلات طبابت اور دوائیاں فروخت کیئے۔

کمال خشیت الٰہی اور تقویٰ: مفتی اعظم سرحدؒ کے ساتھ یار حسین بابا جی صاحبؒ سے

بہت محبت فرماتے ایک بار آپ یار حسین تشریف لے گئے یار حسین بابا جی صاحبؒ اپنے خلوت شریف سے نماز فجر کے لیے تشریف لا رہے تھے اور مفتی اعظم سرحدؒ کو برآمدے میں پا کر تشریف فرما ہوئے۔ تھوڑی دیر مراقبہ ہوئے سر اٹھایا اور آپ کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جو امانت میرے پاس تھی سب میں نے آپ کو سپرد کی۔ یہ سن کر مفتی اعظم سرحدؒ جلدی پیچھے ہو گئے کہ نہیں حضور میں قبول نہیں کر سکتا اور میں اسی کے لائق نہیں ہوں۔

قبلہ باباجیؒ پھر مراقبہ ہوئے اور سر اٹھا کر فرمایا کہ! اللہ تعالیٰ کی جو امانت میرے پاس تھی سب میں نے آپ کو سپرد کی۔ آپ نے عرض کی کہ حضور یہ سب آپ کی اپنی شفقت ہے لیکن میں اس قابل نہیں ہوں لہذا قبول کرنے سے قاصر ہوں۔ قبلہ باباجیؒ تیسری بار پھر مراقبہ ہوئے سر اٹھایا اور کہا" کہ جو امانت باری تعالیٰ میرے پاس تھی سب میں نے آپ کو سپرد کی" ۔آپ نے پھر وہی جواب دیا اور ساتھ کہا کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائے کہ اس قابل ہو جاؤں تب قبول کروں گا۔ گویا کہ آپ کی شخصیت **اِنَّمَا یَخشی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ العلماءُ**(کہ بے شک باری تعالیٰ سے صرف علماء ڈرتے ہیں) کی عملی تفسیر تھی۔

آفتاب علم و عرفان کا غروب: مفتی اعظم سرحدؒ نے دین متین کی خدمت اور رضائے الٰہی کی خاطر زندگیؒ، مال و متاع، علم و حکمت، عقل و دانش قلم قرطاس کو صرف کیا۔ اور بالآخر ۵ رمضان المبارک ۱۹۸۱ کو ۱۲۰ سال کی عمر میں جہان فانی کو الوداع اور داعی اجل کو لبیک کہہ کر روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور علوم و اسرار کا یہ سورج ہمیشہ کے لیے دیکھنے والوں کی آنکھوں سے پردہ فرما گئے۔ اور خالق حقیقی سے جا ملے۔ (**اِنّا للہ و انا الیہ راجعون**)

آپ کے جنازے میں ہزاروں علماء، مشائخ اور عوام نے شرکت کی نماز جنازہ حضور قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت شیخ گل صاحب مبارک دامت برکاتہم نے پڑھائی۔ اور سپرد خاک کر

گئے۔

مزار پر انوار: مفتی اعظم سرحدؒ کا مزار آپ کے گاؤں لنڈی شاہ کاٹلنگ میں مرجع خلائق ہے

جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء فقیہ العصر شیخ طریقت شیخ القرآن والحدیث ابو الفضل علامہ محمد فضل سبحان قادری دامت برکاتھم العالیہ

ولادت: حضور استاذ العلماء مدظلہ نے 1938ء ضلع مردان علاقہ کاٹلنگ گاؤں متہ میں آنکھ کھولی۔

ابتدائی تعلیم: استاذ العلماء مدظلہ نے ناظرہ قرآن مجید، فارسی اور صرف ونحو کے ابتدائی اسباق اپنے بزرگوں کے قائم کردہ ادارہ دار العلوم حنفیہ سنیہ کاٹلنگ لنڈی شاہ میں اپنے والد بزرگوار مفتی اعظم سرحد مولانا شائستہ گل قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔اور پرائمری تک عصری تعلیم حاصل کیا۔

دار العلوم حنانیہ یار حسین (صوابی): استاذ العلماء مدظلہ ناظرہ قرآن مجید، فارسی اور صرف ونحو کے ابتدائی اسباق اپنے والد بزرگوار مفتی اعظم سرحد مولانا شائستہ گل قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھنے کے بعد علم دین کے لئے اسفار شروع کئے۔اسفار کی ان کڑی میں اوّل 1953 پیر طریقت رہبر شریعت جناب عبد الحنان المعروف یار حسین باباجیؒ کے قائم کردہ مدرسہ دار العلوم حنانیہ تشریف لے گئے جہاں پر منگل شاہی مولانا صاحب سے تقریباً ایک سال اکتساب فیض کرتے رہے یہاں آپ نے صرف ونحو کے ابتدائی اسباق نحومیر میں مثالی ترکیب شرح مائۃ عامل، میزان الصرف، صرف میر وغیرہ پڑھ لیے آپ کی رحلت کے بعد مردان تشریف لے آئے۔

سفر مردان: حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے دار العلوم حنانیہ میں پڑھنے کے بعد اپنے بہنوئی شیخ القرآن پیر طریقت رہبر شریعت عبدالرحیم باباجیؒ کے ہاں مردان میں ایک مہینہ قیام فرمایا اسی دوران آپ نے شیخ القرآن والحدیث علامہ قبلہ مصلح الدین المعروف صاحب حق صاحبؒ سے شمہ، زرادی اور اصول الشاشی کے چند اسباق پڑھ لیے۔ کیونکہ صاحب حق صاحب کا آپ کے والد صاحب مفتی اعظم سرحدؒ کے ساتھ تعلق تھا۔ اس لیے آپ پر بہت شفقت فرماتے۔ لیکن مکمل طور پر علمی ماحول میں تربیت حاصل کرنے کیلئے شیخ القرآن پیر طریقت رہبر شریعت عبدالرحیم باباجیؒ نے اوکاڑہ جانے کا مشورہ دیا۔

سفر اشرف المدارس اوکاڑہ: علم دین کے بکھرے موتی جمع کرنے کے لئے استاذ العلماء مدظلہ 1954 میں مردان سے اوکاڑہ تشریف لے گئےجہاں پر اشرف المدارس میں شیخ القرآن والحدیث عالم باعمل حضرت علامہ مفتی غلام علی اوکاڑوی صاحبؒ کے ہاں تقریباً ایک سال قیام کیا۔ یہاں پر شیخ القرآن عزتمآب مفتی صاحبؒ سے مراح الارواح ودستور المبتدی اور نحو کے اسباق اور اصول الشاشی شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد یوسف یاغستانیؒ سے تحفہ نصائح اور فارسی حضرت العلامہ مولانا نیاز محمد صاحبؒ سے پڑھتے رہیں۔ آپ نے اگرچہ فارسی پڑھی تھی لیکن فارسی کی وجہ سے آپ نے اُن سے پنجابی سیکھ لیا آپ نے شیخ القرآن والحدیث مفتی غلام علی اوکاڑوی صاحبؒ سے دورہ تفسیر پڑھنے کی بھی سعادت حاصل کی۔

سفر جامعہ نظامیہ لاہور: استاذ العلماء مدظلہ نے جامع المعقول والمنقول محقق العصر استاذ علامہ محمد اللہ بخش صاحبؒ کی درس وتدریس کا چرچا سن کر 1955 میں اوکاڑہ سے لاہور تشریف لے آئے۔ جہاں پر اہلسنت وجماعت کی عظیم علمی درسگاہ جامعہ نظامیہ میں ایک سال قیام کیا اس دوران مفتی اعظم پاکستان شیخ القرآن والحدیث مفتی عبدالقیوم ہزارویؒ سے

مرقات اور جامع المعقول والمنقول محقق العصر استاذ علامہ محمد اللہ بخش صاحبؒ سے کافیہ، شرح تہذیب وغیرہ پڑھتے رہیں۔ حضور استاذ العلماء دام للہ ظلہ نے صرف ونحو کی کتابیں کافیہ اور مراح تک اسی طرح منطق کے رسالے شرح تہذیب تک اور فارسی وغیرہ کی کتابیں عبارۃً یاد کیے تھے۔ اس وقت آپ کے شرکاء درس میں سے شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ احسان اللہ جان قادری المعروف گاڑی خانی مولوی صاحبؒ بھی رہیں۔

سفر جامعہ مظفریہ رضویہ واں بچھراں میانوالی: جب جامعہ نظامیہ سے استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول استاذ اللہ بخش صاحب نور اللہ مرقدہ جامعہ مظفریہ واں بچھراں تشریف لے گئے تو آپ بھی 1956 استاذ محترم کے ساتھ جامعہ مظفریہ رضویہ واں بچھراں آئے۔ یہاں پر آپ نے کافیہ کے باقی اسباق جو جامعہ نظامیہ میں رہ چکے تھے۔ قطبی، میر قطبی، سلم العلوم، ملاحسن اور میر زاہد، ملا جلال کے چند ابتدائی اسباق مراح الارواح، فصول اکبری، شافیہ، نور انوار اور حسامی کے چند اسباق، شرح جامی، عبد الغفور وغیرہ کے اسباق پڑھ لیے۔

یہاں پر آپ کے شرکاء درس میں ایک شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد بشیر سیالوی صاحب بھی تھے جو کہ آپ کے ساتھ بندیال شریف علمی پیاس بجھانے کے لیے آئے تھے۔ اس وقت استاذ العلماء شیخ القرآن والحدیث مولانا غلام محمد سیالوی صاحبؒ ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان جامعہ مظفریہ رضویہ واں بچھراں میں حفظ کرتے تھے۔ یہاں پر استاذ العلماء مدظلہ نے دو سال استاذ محترم سے علمی پیاس بجھانے کے ساتھ ساتھ طلباء کو بھی پڑھایا۔ آپ کے ان شاگردوں میں محقق العصر جامع المعقول والمنقول علامہ عطاء محمد متین صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی اگر طلباء کو کوئی مشکل ہوتی تو استاذ محترم صاحب آپ کو طلباء کے ساتھ سبق دہرانے کا حکم فرماتے۔

استاذ العلماء مدظلہ کی محنت کا ایک جھلک: حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ جن ایام میں جامعہ مظفریہ واں بچھراں میں پڑھتے تھے فرماتے ہیں ایک رات عشاء کے بعد ہم حسب معمول چند ساتھی اکھٹے مطالعہ کے لیے بیٹھ گئے اور میں نے شرح جامی کا مطالعہ شروع کیا۔ میں مطالعہ میں مستغرق تھا اور میرے ساتھی اٹھ گئے اور میں اسی طرح مطالعہ کرتا رہا مطالعہ میں ڈھوب کر حتیٰ کہ جامعہ مظفریہ کے موذن نے آذان صبح شروع کی تب میں نے کتاب سے سر اٹھایا اور پتہ چلا کہ رات گزر گئی۔ حسبِ شعر!

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا　　　سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

پورے رات مطالعے میں گزرنے کے بعد بھی جی نے کتاب سے اٹھنے کی اجازت نہیں دی کہ **منہوم فی العلم لایشبع منہ** اور دل میں خیال کیا کہ ویسے بھی نماز فجر کا وقت قریب ہے۔ سامنے سے آپ کے شفیق استاذ جامع المعقول والمنقول مولانا اللہ بخش صاحب مرحوم ومغفور نے دیکھا کہ یہ رات ادھر بیٹھے ہے اور ابھی تک مطالعہ میں مگن ہے۔ اس لئے آپ پر مزید مطالعہ بند کیا اور فرمایا کہ میرے کمرے میں سو جاؤ اور استاذ محترم صاحب نے آپ کو طلوع آفتاب سے کچھ دیر پہلے اٹھایا نماز فجر ادا کر کے اپنے ساتھ چائے کے لیے بٹھایا اور محبت فرماتے ہوئے کہا کہ فضل سبحان ایسانہ کرو **انّ لنفسك عليك حقا** کچھ آرام کر کے اپنی صحت کا بھی خیال رکھو۔

دورہ تجوید میں شرکت: استاذ العلماء مدظلہ جامعہ مظفریہ رضویہ واں بچھراں میں شرح جامی وغیرہ کتب پڑھنے کے بعد جامعہ انوار العلوم ملتان میں تشریف لے گئے یہاں پر مشہور قاری شیخ القراء والمجودین محمد طفیل مدنیؒ اور آپ کے تلمیذ رشید قاری المقری عبدالرحمان بلوچستانیؒ سے علم تجوید میں تحفہ نظیریہ، مقدمۃ الجزری، تجوید احمدی، تجوید محمدی، شاطبیہ پڑھ لئے۔ آپ نے اپنے والد گرامی حضور قبلہ مفتی شائستہ گل قادری رحمۃ اللہ علیہ سے مقدمۃ الجزری پڑھی

اور مقدمۃ الجزری کے مکمل اشعار زبانی یاد کئے تھے۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال تشریف آوری: استاذ العلماء مدظلہ واں بچھراں میں کچھ عرصہ علمی پیاس بجھانے کے بعد اپنے محترم استاذ کے حکم پر آپ اور شیخ القرآن والحدیث علامہ محمد بشیر سیالوی صاحب 1959ء میں اہلسنت و جماعت کی قدیم و مرکزی درسگاہ بندیال شریف تشریف لائیں جہاں پر اس وقت شمس العلماء محقق دوران جامع المعقول والمنقول حاوی الفروغ والاصول عطا محمد بندیالوی کے درس و تدریس کا چرچا تھا۔اب تک علمی دنیا میں جامعہ مظہریہ امدادیہ کا ایک نام ہے اور علامہ بندیالویؒ کا درس سند کی حیثیت رکھتے تھے تو آپ علامہ بندیالویؒ سے تقریباً چار سال مستفید ہوتے رہے۔ یہاں پر آپ نے میر زاہد ملا جلال، میر زاہد امور عامہ، میر زاہد رسالہ قطبیہ، قاضی مبارک، حمد اللہ، تصریح، شرح چغمینی، تحریر اقلیدس، سراجی، بیضاوی شریف، ہدایہ اخیرین، شامی وغیرہ کتابیں پڑھ لیے اور فنون کی تکمیل کر لی۔

بندیال شریف میں تدریس: استاذ العلماء مدظلہ جن ایام میں جامعہ امدادیہ بندیال شریف میں اپنی علمی پیاس بجھا رہے تھے تو ساتھ ساتھ طالب علموں کو بھی پڑھاتے رہے جیسا کہ پیر طریقت جناب غلام نصیر الدین کاظمی صاحب نے اپنے بیٹے پیر جمال الدین کاظمی صاحب کو بندیال شریف لے آئیں اور استاد الکل علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو عرض کیا کہ حضور میرے اس بیٹے کو بھی اپنے علمی فیضان سے مستفید فرمائے لیکن حضور قبلہ بندیالوی صاحب نے فرمایا مجھ اور طالب علموں کے اسباق پڑھانے کا بوجھ زیادہ ہے لیکن آپ کے اصرار پر بندیالوی صاحب نے تبرکاً نحو میر شروع کی اور فرمایا اس کے باقی ذمہ دار میرے فضل سبحان ہوں گے۔اس لئے استاذ العلماء مدظلہ اپنے اسباق پڑھنے کے ساتھ

صاحبزادہ جمال الدین صاحب کو پڑھاتے رہے۔

بندیال شریف میں آپ کے شرکاء درس: بندیال شریف میں آپ کے ساتھیوں میں سے محسن اہل سنت جامع المعقول والمنقول عبدالحکیم شرف قادریؒ، بحر العلوم والفنون جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء غلام محمد تونسویؒ، شیخ القرآن والحدیث مفتی محمد بشیر سیالویؒ، شیخ المعقول والمنقول علامہ حبیب اللہ شاہؒ وڑچھ شریف۔

دورہ تفسیر شریف کی سعادت: استاذ العلماء مدظلہ کو تین مرتبہ دورہ تفسیر شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ دو مرتبہ شیخ القرآن والحدیث بدر العلماء غلام علی اوکاڑویؒ سے جس میں ایک مرتبہ اشرف المدارس اوکاڑہ میں اور دوسری مرتبہ دار العلوم حزب الاحناف (لاہور) میں اور تیسری مرتبہ فنون سے فراغت کے بعد 1962ء میں شیخ القرآن والحدیث شمس العلماء ابوالحقائق عبدالغفور ہزارویؒ سے وزیر آباد میں فیض حاصل کرنے کا موقع نصیب ہوا۔

دورہ حدیث شریف: جب 1962ء تک استاذ العلماء مدظلہ تقریباً تیرا سال مختلف علمی مراکز اور علم وحکمت کے پہاڑوں سے بہرہ ور ہوئے۔ اور مروجہ علوم، صرف نحو، اصول فقہ، فقہ، بیانَ، بدیع، معانی، ریاضی، ہندسہ، منطق، فلسفہ تفسیر واصول تفسیر وغیرہ میں کامل دسترس حاصل کی اور دورہ حدیث شریف تک پہنچ گئے اسی سال استاذ العلماء منطق وفلسفہ کے امام خامس استاذ مطلق علامہ بندیالوی صاحب نور اللہ مرقدہ الشریف عازم حج ہوئے۔ تو استاذ العلماء مدظلہ کو حکم دیا کہ آپ دورہ حدیث شریف کے لیے کراچی کے نامور عالم دین علامۃ الدھر شیخ القرآن والحدیث قبلہ عبدالمصطفیٰ ازھری صاحبؒ کے پاس جائیں اور ساتھ ایک سفارشی خط بھی عنایت فرمایا۔

شیخ المحدثین عبدالمصطفیٰ ازھری صاحبؒ سے ملاقات: استاذ العلماء مدظلہ رات کو

جامعہ امجدیہ پہنچ گئے اس وقت عظیم علمی درسگاہ جامعہ امجدیہ آرام باغ واقع تھا۔ رات قیام کیا۔ صبح استاذ محترم سے ملاقات ہوئی۔ مصافحہ وقدم بوسی کے بعد دریافت فرمایا کہ کہاں سے آنا ہوا آپ نے عرض کیا مردان سے۔ علامہ شیخ القرآن والحدیث ازھری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ آپ مفتی اعظم سرحد کو جانتے ہونگے آپ نے جواب دیا کہ ہاں حضور! وہ میرے والد بزرگوار ہے۔ ایک بار پھر محسن ذی شان نے گلے کے ساتھ لگایا اور محبت کے ساتھ فرمایا یہ میری خوش نصیبی ہے کہ آپ مفتی اعظم سرحدؒ کے صاحبزادے مجھ سے درس لینے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ استاذ العلماء مدظلہ نے عرض کیا کہ ہاں میں آیا ہوں لیکن رات بھر مچھروں کی خوب استقبال کی وجہ سے واپسی کا ارادہ کیا ہے۔ اپنے محسن نے جواب دیا کہ نہیں عنقریب جامعہ آرام باغ سے نئی بلڈنگ عالمگیر روڈ کو منتقل ہونی والی ہے لہٰذا ان دونوں میں آپ عبدالعزیز میمن (والد بزرگوار امین مکی صاحب) کے ہاں قیام کرو۔ اور شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفی الازہری صاحبؒ نے آپ کو صحاح ستہ کی دو سیٹ عنایت فرمائی کہ ایک سیٹ اپنی قیام گاہ میں مطالعہ کے لئے رکھے اور دوسری سیٹ دار العلوم میں سبق کے لئے رکھیں۔ تا کہ مدرسہ آنے جانے میں آسانی ہو۔ اور ساتھ ساتھ یہ شفقت بھی فرماتے رہیں کہ جامعہ آنے جانے کا کرایہ بھی مدرسے کی طرف سے دیتے رہے۔ دورہ حدیث شریف کے اسباق شروع ہوگئے۔

جامعہ امجدیہ کو صاحبزادہ جمال الدین کی آمد: حضور استاذ العلماء مدظلہ جب دورہ حدیث کے لئے جامعہ امجدیہ تشریف لے گئے تو چند دنوں بعد صاحبزادہ جمال الدین کاظمی بھی آپ سے درس لینے کیلئے جامعہ امجدیہ آگئے چونک صاحبزادہ صاحب بندیال شریف میں بھی آپ کے ساتھ ابتدائی اسباق پڑھتے رہیں اس لئے آپ کو آگے شرح جامی اور قطبی وغیرہ

تک پڑھائیں۔

جامعہ امجدیہ کو مولانا محمد طفیل صاحب کی آمد: جب دورہ حدیث شریف شروع ہوئی تو چند ہفتے بعد تو آپ کے ایک ساتھی شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طفیل صاحبؒ (مہتمم جامعہ طفیلیہ عظیم پورہ کراچی) آئے جس کی ابھی کچھ منتہی کتابیں رہتی تھیں۔ حضور استاذ العلماء مدظلہ نے علامۃ الدھر مفتی ظفر علی نعمانیؒ (مہتمم جامعہ امجدیہ) کو عرض کیا کہ یہ مولانا محمد طفیل ہمارے ساتھی ہے جس کی قاضی مبارک حمد اللہ شمس بازغہ رشیدیہ وغیرہ کتابیں پڑھنے کے لئے آئیں ہیں کہ اس کو کسی مدرس سے یہ کتابیں شروع کروائیں۔ قبلہ مفتی صاحب نے دریافت فرمایا کہ یہ کہاں سے آئے ہیں؟ عرض کیا کہ بندیال شریف سے۔ تو مفتی صاحب نے جواب دیا کہ نہیں! بندیال شریف کے طالبعلم کو ہمارا کوئی مدرس یہ کتابیں نہیں پڑھا سکتے۔ کیونکہ اس زمانے میں بندیال شریف کی عظیم درسگاہ جامعہ مظہریہ امدادیہ سند کی حیثیت رکھتی تھی اس لئے مفتی صاحبؒ حکم دیا کہ یہ کتابیں مولانا طفیل صاحبؒ کو آپ نے پڑھانی ہے۔ آپ نے عذر پیش کیا لیکن مفتی صاحب کا حکم تھا اور مولانا محمد طفیل صاحبؒ نے بھی اصرار کیا۔ اس لیے اپنے دورہ حدیث شریف کے ساتھ آپ کو بھی، رشیدیہ، صدرا قاضی مبارک وغیرہ جیسی مشکل اسباق کی تدریس شروع کی۔ اس بوجھ کا اندازہ صرف اہل علم ہی لگا سکتے ہیں۔

استاذ شمس العلماء عطاء محمد بندیالویؒ کا کراچی آمد: استاذ محترم صاحب کے سفر حج کے بارے میں آپ نے کراچی آمد نے دریافت کر کے حضور قبلہ مفتی اعظم ظفر علی نعمانیؒ اور شیخ القرآن والحدیث علامۃ الدھر عبدالمصطفیٰ ازھریؒ کو مطلع کیا۔ چنانچہ انھوں نے کراچی کے علماء کا ایک جم غفیر کے استاذ ذی شان منطق وفلسفہ کے امام خامس کا عظیم الشان جلوس میں استقبال فرمایا اور آفتاب علم علامہ بندیالوی صاحبؒ نے کراچی میں تقریباً ایک ہفتہ قیام

فرمایا۔اوراسی دنوں خدمت کی سعادت بھی آپ کونصیب ہوئی۔

مولانا محمد طفیل صاحب کو پڑھانے کے ساتھ ایک اور کلاس درس:

حضوراستاذ العلماءدام اللہ ظلہ کے دورہ حدیث شریف کے ابھی ڈھائی تین مہینے گزر گئے کہ شیخ القرآن والحدیث علامۃ الدھر عبدالمصطفیٰ ازھری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اصول الشاسی، شرح مائۃ عامل اورصرف میر پڑھانے کا حکم دیا۔آپؒ نے معذرت کیالیکن استاذ محترم کاحکم ٹالنامناسب نہیں سمجھااوراس کلاس کوپڑھاناشروع کیاکہ ایک طرف صحاح ستہ کے مطالعے اوراپنے اسباق کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ قاضی مبارک، رشدیہ، صدراوغیرہ کے مشکل اسباق کی تدریس اوردوسری طرف ابتدائی طلباء کے اسباق میں جومحنت درکارہوتی ہےاورصرف یہ نہیں بلکہ صاحبزادہ جمال الدین کاظمی صاحبؒ کوبھی ساتھ پڑھانااوریہ کام بحسن خوبی سرانجام دینافضل خداوندی سے خالی نہیں۔

جامعہ امجدیہ میں آپ کے تلامذہ: شیخ القرآن والحدیث مولانامحمد طفیل صاحبؒ مہتمم جامعہ طفیلیہ عظیم پورہ کراچی، پیرطریقت مولاناجمال الدین شاہ کاظمی صاحبؒ خواجہ آباد شریف میانوانی، شیخ القرآن والحدیث حضرت العلامہ محمداسماعیل میمن صاحب، شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ کراچی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

خطابت کے فرائض انجام دینا: کراچی میں استاذ العلماءمدظلہ ایک سال رہ کرجامع مسجدعیدگاہ قصابان میں خطابت کافریضہ بھی انجام دیتے رہے۔اورخطابت کے ساتھ مسجد میں نمازفجرکے بعددرس حدیث اورنمازمغرب کے بعددرس قرآن دیتے رہیں۔

دارالعلوم احسن البرکات میں تدریس کا آغاز: ویسے توحضورقبلہ استاذ العلماءدام اللہ

ظلہ اپنے علمی پیاس بجھانے کے ساتھ ساتھ طلباء کو بھی زیور علم سے آراستہ فرماتے رہے لیکن 1963 سے باقاعدہ اس عظیم مشن کے لیے کمربستہ ہوئے۔ حضور استاذ العلماء مدظلہ دورہ حدیث شریف سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ مفتی اعظم شیخ الاذکیاء میاں خلیل احمد برکاتی صاحب ؒ آپ کو اپنے ہاں درس کے لیے کہا آپ نے کہا مجھے اپنے استاذ شیخ المحدثین علامہ عبدالمصطفیٰ ازھری صاحب ؒ نے یہاں (جامعہ امجدیہ) میں درس کے لیے حکم کیا ہے۔ لہٰذا آپ میرے استاذ محترم شیخ الحدیث صاحب ؒ اور قبلہ مفتی صاحب ؒ کو راضی فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے ان کو راضی فرمایا۔ اور دار العلوم احسن البرکات میں تدریس کی بات طے ہوئی

تدریسی خدمات کا تصوری پہلو: استاذ العلماء مدظلہ حصول علم کے طویل سفر اور علمی و روحانی شخصیات سے فیض حاصل کرنے کے بعد اساتذہ کرام کے فیض کو اگلی نسل کی طرف منتقل کرنے کا آغاز کیا۔

دار العلوم احسن البرکات میں صدر المدرسین: ابھی حضور استاذ العلماء مدظلہ کی عمر تقریباً 25 سال تھی کہ عربی، فارسی ادب، صرف، نحو، معانی، بدیع، بیان فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصول حدیث، تفسیر، اصول تفسیر، منطق، فلسفہ، ہئیت، حکمت، تجوید و قرات، ریاضی، ہندسہ کا جامع عالم ہو کہ دار العلوم احسن البرکات (حیدرآباد) میں صدر مدرس کی حیثیت سے منتھی طلباء کو حمد اللہ، صدرا، اقلیدس، رشیدیہ اور اس کے ساتھ جگر گوشہ مفتی اعظم پیر طریقت شیخ القرآن والحدیث احمد میاں برکاتی دامت برکاتہم کو نور انوار، کافیہ اور ایک اور کتاب بھی پڑھاتے رہے۔

احسن البرکات میں آپ کے تلامذہ: ☆ جگر گوشہ مفتی اعظم پیر طریقت شیخ القرآن والحدیث احمد میاں برکاتی دامت برکاتہم مہتمم دار العلوم احسن البرکات ☆ شیخ القرآن

والحدیث مولانا مفتی محمد وارث صاحب رحمہ اللہ مہتمم جامعہ اسلامیہ وحدت کالونی خضدار (بلوچستان)

☆ شیخ القرآن والحدیث مفتی محمد حسن قلندرانی صاحب رحمہ اللہ مہتمم جامعہ عربیہ جنت العلوم حیدرآباد

والدگرامی مفتی اعظم سرحدؒ کا خط: جب استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد میں تدریس شروع کی تو اس پر آپ کے والدگرامی مفتی اعظم سرحدؒ انتہائی مسرور ہوئے اور آپ کے نام خط لکھا کہ بیٹے آپ نے میری زندگی کی آخری خواہش بھی پوری کی کہ میری یہ آخری تمنا تھی کہ میرے بیٹوں میں ایک ایسا جامع عالم ہو کہ یہ کتابیں (قاضی مبارک، حمد اللہ، شمس بازغہ وغیرہ) پڑھا سکتا ہو، یعنی آپ کے تدریس کا اول سال والدگرامی کی آخری تمنا پوری کرنے کی سبب بنا۔

تخصص فی الحدیث والتفسیر: استاذ العلماء مدظلہ نے احسن البرکات حیدرآباد میں دوسال پڑھایا، لیکن آپکا علمی پیاس نہیں بجھا کہ حسب حدیث **منھومٌ فی العلمِ لایشبع منہ** اس لیے 1964ء میں استعفیٰ دے کر تخصص کے لیے جامعہ اسلامیہ بھاولپور تشریف لائیں۔ اس سے پہلے اس مدرسے کا نام جامعہ عباسیہ تھی اور اسی سال یہ سرکاری طور پر بہاولپور سٹیٹ کی طرف سے جامعہ اسلامیہ کے نام پر منظور ہوئی تھی۔

تخصص سے پہلے امتحان: جامعہ اسلامیہ بھاولپور میں داخلہ ملنے سے پہلے تحریری امتحان منعقد ہوئی جس میں آپ کی قابلیت غزالی زمان رازی دوران شیخ القرآن والحدیث سعید احمد کاظمیؒ نے دیکھ لیا۔ تو اسکے بعد تقریری امتحان تھا، امتحان لینے والے غزالی زمانؒ اور شیخ القرآن مولانا شمس الحق افغانی صاحب تھے۔ جب آپ کا نمبر آیا تو غزالی زمانؒ نے علامہ شمس الحق افغانی صاحب کو اشارہ کیا کہ اس کا امتحان آپ لے لو! امتحان تفسیر بیضاوی شریف اور قاضی مبارک میں تھا۔ موصوف ممتحن نے بیضاوی شریف میں **ولا تشتروا بآیتی ثمناً**

قلیلاً پڑھ کر کہا ترجمہ کرو۔

استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے کہا کہ مجھے ترجمہ نہیں آتا آپ بھی ایسے جواب سے حیران ہوئے کہ تخصص کا طالب علم اور کہتے ہیں کہ ترجمہ نہیں آتا اس لیے کہا کہ آپ کو کیا آتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ ترجمہ کرنا چھوٹے بچوں کا کام ہے، لہٰذا اپنے استاذی طریقے کے مطابق پوری عبارت پڑھ کر اعتراض و جواب اور مضمون کا خلاصہ بیان کی پھر ساری تقریر کو عبارت پر چسپاں کیا۔ آپکی یہ قابلیت موصوف ممتحن نے دیکھ لیا تو قاضی مبارک کو التفات نہیں کیا اور فقط بیضاوی شریف پر اکتفاء کیا اور ان کتابوں کو استاذ صاحب نہ صرف پڑھ چکے تھے بلکہ کئی بار پڑھائے بھی تھے۔ یہ نرالہ منظر غزالی زمان علامۃ الدھر کاظمیؒ نے ملاحظہ فرما کر کہا دیکھ لیا (یہ ہے ہمارے بریلوی!) کیونکہ آپ کو غزالی زمانؒ پہلے سے بھی جانتے تھے کہ آپ نے آپ کے مدرسے انوار العلوم ملتان میں تجوید پڑھی تھی۔ بہر کیف تخصص کا کورس دو سال مکمل کر دیا آخر میں امتحان دیا اور شیخ المحد ثین جلالین الدین سیوطیؒ اور علم حدیث کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھا۔ تخصص میں آپ کے شرکاء درس میں سے شیخ القرآن والحدیث معدن العلوم مولانا مشتاق احمد گولڑویؒ جو شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم ملتان تھے۔

پوری جامعہ میں اول پوزیشن: جب تعلیمی دورانیہ مکمل ہوئی اور سالانہ امتحان منعقد ہوا اس سال استاذ العلماء دام اللہ ظلہ پوری جامعہ میں اول پوزیشن سے کامیاب ہوئے۔ لیکن آپ نے تخصص کا سند وصول نہیں کیا حالانکہ اس وقت تخصص فی الحدیث والتفسیر کا سند سرکاری سطح پر ڈبل M.A کے برابر تھی اور پوزیشن بھی اول لیکن آپ نے علم دین رضائے الٰہی کی خاطر حاصل کی۔ کئی بار جامعہ کی طرف سے پیغام آیا کہ تشریف لا کہ سند وصول کریں لیکن آپ نے التفات نہیں کی۔ استاذ العلماء مدظلہ العالی کے تخصص سے فراغت کے ۲ مہینے رہتے

تھے کہ پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ طیب الرحمٰن صاحب جامعہ اسلامیہ بہاولپور تشریف لائیں اور آپ کو تدریس کے لیے درخواست کی آپ نے کہا مجھے تو غزالی زمان بحر العلوم علامہ کاظمیؒ نے انوار العلوم ملتان میں درس کے لیے حکم کیا ہے، اس لیے صاحبزادہ صاحب نے علامہ کاظمی صاحبؒ کو بہت اصرار کیا تب آپ کو غزالی زمان صاحب نے جامعہ رحمانیہ میں درس کی اجازت دے دی۔

جامعہ رحمانیہ میں صدر المدرسین: 1965ء میں جب استاذ العلماء مدظلہ تخصص سے فارغ ہوئے تو چشمہ شریعت وطریقت صاحبزادہ طیب الرحمٰن ہزارویؒ مہتمم جامعہ رحمانیہ (ہری پور) کے اصرار پر تشریف لائیں۔ جب صاحبزادہ صاحب نے آپکو قاصی مبارک ،رشیدیہ، حمداللہ وغیرہ کتب پڑھانے کا کہا تو آپ نے مزاحاً جواب دیا کہ یہ کتابیں پہلی دن سے میرے نصیب میں آئی ہے۔ کہ ان کتابوں کو حضور استاذ العلماء مدظلہ دورہ حدیث کے سال مولانا محمد طفیل صاحبؒ کو اور اسکے بعد دار العلوم احسن البرکات حیدرآباد میں پڑھائے تھے۔ اور صدر المدرسین کی حیثیت سے منتھی طلباء کو پڑھانا شروع کیا اور وہاں دو سال طلباء میں علم کے موتی تقسیم کیے۔

دار العلوم احسن البرکات میں دوبارہ صدر المدرسین: حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے جامعہ رحمانیہ میں دو سال پڑھایا تو اسی دنوں پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ طیب الرحمٰن ہزاروی صاحبؒ اپنے استاذ مفتی اعظم خلیل احمد برکاتیؒ کے زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ استاذ العلماء مدظلہ کے بارے میں دریافت ہوا تو کہا میرا مدرس آپ لے گئے ہے لہٰذا واپسی کی اجازت نہیں دی فرمایا کہ میرے مدرس کو خط لکھوں کہ یہاں تشریف لے آئیں۔ تب آپ کو اجازت ہوگی۔ چنانچہ آپ کے خط اور مفتی صاحبؒ کے اصرار پر دوبارہ

صدر المدرسین کی حیثیت دار العلوم احسن البرکات میں خدمت کرنے لگے۔ تو اسی دنوں مولانا قاری افضل صاحبؒ چترالی صاحبزادہ ابوالخیر زبیر صاحب کے مدرسہ میں پڑھتے تھے۔ جب استاذ العلماء صاحب کے بارے میں دریافت کیا کہ احسن البرکات میں تدریس کے لئے تشریف لائے ہیں اس لئے آپ بھی پڑھنے کی عرض سے آئیں اور آپ سے اکتساب فیض کرتے رہیں۔ اور جب وہاں سے استاذ العلماء مدظلہ مردان تشریف لائیں۔ تو مولانا قاری افضل صاحب چترالی بھی آپ کے ساتھ مردان آئیں۔ جس نے استاذ العلماء مدظلہ سے دورہ حدیث تک اسباق پڑھ لیے اور 1994ء تک جامعہ قادریہ میں مدرس بھی رہے

جامعہ مسجد میں امامت وخطابت: اہل محلّہ نے قبلہ مفتی صاحب سے عرض کیا کہ ہمیں ایک قابل عالم دین اور ایسے اوصاف پر موصوف امام کی ضرورت ہے۔ مفتی صاحبؒ چونکہ بے تکلف آدمی تھے اس لیے مزاحاً فرمایا کہ ہاں اگر حضرت جبرائیل امینؑ نے امامت کی درخواست بھیجی تو آپ کے ہاں بجھوائیں گے اس لیے کہ یہ صفات تو کسی فرشتے میں ہی ہوسکتے ہیں۔ بہر حال مفتی صاحب نے استاذ العلماء مدظلہ کو حکم دیا کہ آپ ان کی امامت اور خطابت کے فرائض انجام دیا کریں تو آپ نے مسجد میں امامت وخطابت شروع کی اور ساتھ نماز فجر کے بعد درس حدیث اور نماز مغرب کے بعد درس قرآن سے بھی لوگوں کو مستفید کرتے رہیں۔

وطن مالوف واپسی: حیدر آباد میں ایک سال پڑھانے کے بعد فیصلہ کیا کہ صوبہ سرحد میں اہل سنت کے لیے کام کرنا چاہیئے اسی خاطر جامعہ برکاتیہ سے مستعفی ہو گئے۔

جب استاذ العلماء مدظلہ العالی دار العلوم احسن البرکات سے رخصت ہونے لگے تو حیدر آباد ریلوے سٹیشن تک دار العلوم احسن البرکات کے مدرسین، طلباء اور مسجد والوں کی کثیر تعداد

روتے ہوئے آپ کو رخصت کیا۔

قدر زر زرگر شناخت　　　قدر جوہر جوہری

قدر گل بلبل شناخت　　　قدر عنبر عنبری

جامع مسجد کسکو رونہ مردان میں تدریس کا آغاز: استاذ العلماء مدظلہ حیدر آباد سندھ سے تشریف لائیں۔ اور شیخ القرآن والحدیث مولانا مدرار اللہ مدرار کے جامع مسجد کسکو رنہ میں ایک افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا جس میں آپ کے والد گرامی مفتی اعظم سرحد شیخ القرآن والحدیث مولانا شائستہ گل صاحب قادریؒ اور آپ کے تینوں برادران (شیخ القرآن والحدیث جامع المعقول والمنقول علامہ عبدالحنان قادری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ طریقت شیخ القرآن والحدیث علامہ عبدالسبحان القادری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ القرآن و الحدیث مولانا عبدالدیان قادری صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اور کثیر تعداد میں علماء اہل سنت اور عوام نے شرکت کی۔ اور یکم جنوری 1969ء سے باقاعدہ جامعہ قادریہ کے نام سے مدرسے کی افتتاح ہوئی۔

جس میں حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ خود بھی پڑھاتے اور آپ کے علاوہ دو مدرسین شیخ القرآن والحدیث حضرت العلامہ قاضی فضل غنی صاحب آف دیر اور شیخ القرآن والحدیث حضرت العلامہ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب المعروف ہشتنگر مولوی صاحب آپ کے ساتھ درس کرتے تھے۔ اور جامع مسجد کسکو رونہ میں کئی مہینے درس کرنے کے بعد بغدادہ چوک جامع مسجد ابوحنیفہ میں اور کچھ عرصہ جامع مسجد عبدالجلیل میں درس دیا۔

جامعہ قادریہ کے اولین طلباء میں سے: شیخ القرآن والحدیث مولانا احسان اللہ صاحب (کسکو رونہ) شیخ القرآن والحدیث مولانا مفتی زیارت گل قادری (مہتمم جامعہ حنفیہ جلالہ پُل

مردان) شیخ القرآن والحدیث مولانا حضرت العلامہ محمد عثمان صاحب (گندف صوابی) شیخ القرآن والحدیث مولانا حضرت العلامہ ابوالکرم آدم خان صاحب (پیش امام وخطیب عثمان خان کلے شبقدر)

بغدادہ چوک کو مدرسہ کی منتقلی: کچھ عرصہ مختلف مساجد میں تدریس کے بعد حضور استاذ العلماء مدظلہ نے بغدادہ چوک میں تین کمرے کرائے پر لیے۔اور اس میں طلباء کو پڑھانا شروع کیا۔تقریباً دو سال تک یہاں پڑھاتے رہیں۔

جامعہ قادریہ کا قیام: جب حضور استاذ العلماء مدظلہ نے جامعہ بغدادہ چوک کو منتقل کیا تو اس دوران شیخ القرآن والحدیث مفتی اعظم ظفر علی نعمانیؒ کراچی سے مردان تشریف لائیں فرمایا آپ کرایہ کے کمروں میں درس کر رہے ہیں۔لہٰذا دونوں نے نوابزادہ منیر خان سے ملاقات کی اور مدرسے کے لیے زمین وقف کرنے کی سفارش کی۔تو نوابزادہ منیر خان نے چار کنال جگہ (نظر بوستان بغدادہ) میں دیدی۔جس میں کچھ اراضی استاذ العلماء مدظلہ نے گورنمنٹ پرائمری سکول کے لیے دے دی۔

اکبر دار العلوم کی پیشکش: نوابزادہ منیر خان نے حضور استاذ العلماء مدظلہ کو چار کنال زمین دے کر ساتھ یہ کہا کہ ہم نے اپنے والد کے نام سے اکبر دار العلوم بنایا ہے جس کا عنقریب افتتاح ہونے والا ہے ہم یہ مدرسہ آپ کے سپرد کریں گے اور جس طرح چاہیں آپ اس میں دینی خدمات سرانجام دیا کریں۔حضور استاذ العلماء مدظلہ نے نوابزادہ منیر خان صاحب کی پیشکش منظور فرمائی۔دار العلوم کے معائنہ کے دوران گیٹ پر اکبر دار العلوم کا نام دیکھ کر حضور استاذ العلماء مدظلہ نے نوابزادہ کو کہا کہ مجھے آپ کی پیشکش اس شرط پر منظور ہے کہ اس کا نام "جامعہ قادریہ" ہوگا نوابزادہ منیر خان نے حضور استاذ العلماء مدظلہ کو کہا وہ کیوں

؟تو آپ نے جواب دیا کہ ہم مسکین لوگ ہیں اور مدرسہ چلانا ہمارا کام نہیں لیکن ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر اس کو جغوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے نام سے منسوب کرے تو اس کے روحانی فیض سے اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہوگی اور دن بدن ترقی کے منازل طے کرے گا اور آپ کے باپ نواب اکبر خان میں مجھے یہ طاقت نظر نہیں آتی نوابزادہ منیر خان صاحب سمجھ گئے لیکن اس نے معذرت کے ساتھ کہا مجھے یہ شرط منظور ہے لیکن یہ دار العلوم میرا ذاتی نہیں بلکہ میرے دوسرے بھائی اور رشتہ دار بھی اس میں شریک ہیں۔ حضور استاذ العلماء مدظلہ نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر میرے جامعہ کا نام جامعہ قادریہ ہو تو دن بدن ترقی کرے گا اور اکبر دار العلوم زیادہ مدت تک چلنے کی امید نہیں۔ جس کو وقت نے ثابت کیا کہ اکبر دار العلوم ویران پڑا ہے۔

جامعہ قادریہ تقریباً 197ء میں پڑھنے والے طلباء میں سے:

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت العلامہ مولانا سید محمد معظم الدین کاظمی آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف میانوالی اور درجہ اولیٰ کے طلباء میں شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد آمین المعروف ملنگ جان صاحب عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول شمشاد آباد طورو مردان۔ فاضل ذی شان حضرت العلامہ مولانا نور محمد قادری صاحب سید آباد تخت بھائی، جامع العلوم مولانا عصمت اللہ صاحب آف فاطمہ مردان۔ فاضل ذی شان حضرت العلامہ مولانا محب اللہ صاحب المعروف بھائی مولانا صاحب وغیرہ قابل ذکر ہے۔ جنہوں نے بعد میں دورہ حدیث شریف تک یہاں اسباق مکمل کر لیے۔ جس کا درجہ اولیٰ میں امتحان بدر المدرسین شیخ القرآن والحدیث مولانا محب اللہ صاحب المعروف بھائی مولوی صاحب نے لیا تھا۔ اور آخر میں ان الفاظ سے اپنی رائے ظاہر فرمائی تھی۔

کمال المدرسة وفوزها ینوط علی آمرین تحسین النظم و تکثیر المدرسین اما الاول فهوحا صل لهذہ المدرسة واسئل اللہ ان یوفق اهل المدرسة للثانی۔

اوراسی سال 1973ء میں سالانہ امتحان درس نظامی میں پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ سید معظم الدین شاہ کاظمی صاحب فرسٹ فاضل ذی وقار قاری محمد افضل صاحب سکینڈ اور شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد آمین صاحب المعروف ملنگ جان صاحب تھرڈ آئے تھے۔ اوراس طرح بعد والے کلاس جامع المعقول والمنقول مولانا عالم زیب قادری صاحب، پیر طریقت رہبر شریعت حمد اللہ صاحب سورن شریف ملاکنڈ ایجنسی۔ اسی طرح حضرت العلامہ مولانا پروفیسر قاضی سید فرید اللہ شاہ باچہ صاحب گوجر گڑھی وغیرہ قابل ذکر ہے۔ جن کی تفصیل ان شاء اللہ آخر میں استاذ محترم کے تلامذہ کی فہرست میں آئیں گی۔

نوشہرہ روڈ کو جامعہ کی منتقلی: بغدادہ میں تقریباً پچیس سال علوم دینیہ کی خدمت کرنے کے بعد حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ کی دلی خواہش تھی کہ مدرسہ برلب روڈ ہو اس لیے آپ نے نوشہرہ روڈ پر نوابزادہ فاروق خان صاحب سے چار کنال زمین خریدی۔ جس میں ابتدائی طور پر تہہ خانہ بنایا گیا اور 1991ء سے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا اور طلباء کو بہرہ ور کرتے رہیں۔ اوراسی سال شیخ القرآن والحدیث پیر طریقت رہبر شریعت علامہ محمد نور الحق قادری صاحب کا دورہ حدیث تھا۔

انگلینڈ کے علماء وطلباء کی خوش نصیبی: ملک پاکستان میں تقریباً 40 سال علماء وطلبا کی علمی پیاس بجھانے کے بعد 1999ء میں پیرزادہ امداد حسین شاہ صاحب خلیفہ پیر محمد کرم شاہ ازہری نے حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ کو انگلینڈ میں علوم دینیہ کی خدمت سرانجام دینے کی پیشکش کیا اور شیخ القرآن محقق العصر مناظر اسلام علامہ اشرف سیالوی صاحبؒ سے بھی

سفارش کی تو حضور استاذ العلماء مدظلہ نے معذرت کی کہ میرا جامعہ بہت پرانی ہے اور ایک عرصے سے ادھر علم دین کے نشر و اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ لہٰذا آپ انگلینڈ تشریف لے جائیں لیکن آپ نے فرمایا! کہ پیرزادہ صاحب کو خدا نے آپ کا گرویدہ بنایا ہے میرا نہیں اس لئے حضور استاذ العلماء دام اللہ ظلہ انگلینڈ تشریف لے گئے۔ جہاں پر جامعہ الکرم تقریباً چار سال میں پڑھایا جو انگلینڈ کی بہت بڑی یونیورسٹی ہے۔ اور تقریباً تین سال جامعہ قادریہ جیلانیہ (مانچسٹر) میں علم کی روشنی تقسیم کرتے رہیں۔

جامعہ الکرم میں آپ کے تلامذہ: علامہ حاجی ایوب صاحب رحمہ اللہ مہتمم مدرسۃ القباء اولڈھم، حافظ، محمد قاری اسلم صاحب خطیب جامع مسجد اولڈھم علامہ شمس العارفین صاحب پرنسپل اسلامک سنٹر گرین وچ لندن U K۔ علامہ زین ہود قادری صاحب مہتمم دار القراء برمنگم U K علامہ ابوالبرکات افتخار داد صاحب پرنسپل دار الاخلاص اسلامک سنٹر لندن U K

جامعہ شیر ربانی میں تدریس: جامعہ الکرم میں تین سال علم کے موتی تقسیم کرتے رہیں اس کے بعد قادریہ جیلانیہ اسلامک سنٹر مانچسٹر علامہ مصطفیٰ بیگ صاحب، علامہ وقار بیگ صاحب، علامہ ارشد قادری صاحب، علامہ حاجی ایوب صاحب رحمہ اللہ کو مفتی کورس پڑھایا۔

مرکزی جامع مسجد مانچسٹر کے مفتی: استاذ العلماء مدظلہ جب شیر ربانی ٹرسٹ میں پڑھاتے تھے تو سیکنڈ ٹائم میں انگلینڈ کے مرکزی جامع مسجد مانچسٹر کو تشریف لے جاتے اور مسلمانوں کے استفتاٰت کے جوابات دیتے اور مسلمانوں کی راہنمائی کرتے اور اسکے ساتھ اسی مسجد میں اتوار کے دن درس قرآن مجید بھی دیتے جن میں کثیر تعداد میں لوگ شرکت کرتے

ملک پاکستان دوبارہ تشریف آوری:

استاذ العلماء مدظلہ انگلینڈ میں تقریباً گیارہ سال فیض علم تقسیم کرنے کے بعد پھر باری

تعالیٰ نے کرم فرما کر 2010ء میں آپ پاکستان تشریف لے آئیں۔ حالانکہ آپ کے پیر ومرشد قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت حضور قبلہ شیخ گل صاحب مبارک اور پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ عبدالمالک قادری صاحب دامت برکاتھم نے فرمایا کہ آپ کے لیے ادھر دین کی خدمت کرنی چاہیئے کیونکہ ملک پاکستان اور خصوصاً (خیبر پختونخواہ) میں بدامنی کی فضا وہوا چل رہی ہے۔ لہذا ایسے حالات میں آپ کے لیے پاکستان آنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن آپ نے کہا کہ میرا انگلینڈ جانا بھی اہل سنت کی خاطر تھا اور واپس آنا بھی اہل سنت کی خاطر ہے نہ میں حالات کی وجہ سے انگلینڈ گیا تھا اور نہ حالات کی وجہ سے واپس آ رہا ہوں۔

مکتب تصوف کی جستجو! بیعت: حضور استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے ملک کے طول وارض میں ایک عرصہ گھوم پھر کر علوم ظاہریہ کے موتی اور جواہرات جمع کرنے کے بعد مکتب تصوف اور علوم باطنیہ سے بھرہ ور ہونے کے لیے اپنے والد بزرگوار کے ساتھ دربار عالیہ قادریہ (لنڈ یکوتل) تشریف لے گئے۔ اس وقت روحانیت کی عظیم پیشوا پیر طریقت رہبر شریعت عالی جناب عزتمآب حضور قبلہ عبدالحق صاحب المعروف حاجی گلؒ حیات تھے۔ رات کو آپ کے والد بزرگوار کو تقریر کا حکم ہوا لیکن والد ماجد نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا تقریر کرے گا تو آپ نے حسب تعمیل حکم تقریر کی! پھر صبح عظیم روحانی پیشوا پیر طریقت رہبر شریعت حضور قبلہ شیخ گل صاحب مبارک نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمائی۔

خلافت: حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے تقریباً پینتالیس سال تک اپنے شیخ ومرشد کے روحانی فیض اور حلقہ ارادت سے وابستہ رہے۔ اور دین کی خدمت کرتے رہے۔ اور بہت علماء کو سیراب کیا اسی طرح علمی میدان میں اپنے مرشد خانے کی بہت خدمت کی جس برکتوں اور محنتوں سے شیخ القرآن والحدیث حضرت العلامہ پیر طریقت محمد نور الحق قادری

صاحب دامت برکاتھم شیخ القرآن والحدیث حضرت العلامہ محمد ہمایون القادری شہیدؒ، شیخ القرآن والحدیث حضرت العلامہ عبدالباسط صاحب دامت برکاتھم، مجاہد اہل سنت شیخ القرآن والحدیث علامہ محمد نورالدین قادری شہیدؒعلم دین کی دولت سے بہرہ ور ہوئے۔آخرکار لاہور میں 2005ءکو آپ کو ہارٹ اٹیک ہوا جس پر آپ کے مرشد گرامی پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل حضور قبلہ شیخ گل صاحب مبارک نے اکیلے لاہور تشریف لے گئے۔حالانکہ اُسی دن آپ کے اپنے صاحبزادے حامد صاحب مبارک کی شادی بھی تھی اس کو چھوڑ دیا۔لاہور تشریف لے کر آپ کو سلاسل اربعہ میں اجازت فرمائی اور فرمایا کہ میرے پاس اللہ جل مجدہ کی جو امانت تھی میں نے سب آپ کے سپرد کی ہے۔

فن مناظرے میں ید طولیٰ: حضور استاذ العلماء مدظلہ کو خدا تعالیٰ جملہ علوم عقلیہ نقلیہ کے ساتھ فن مناظرے میں بھی کامل مہارت دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اغیار اور مخالفین کے بڑے بڑے شیخ یا تو بالکل آپ کے سامنے مناظرے میں سامنے نہیں آئے ہیں اور اگر آئے بھی تو چند لفظوں میں لاجواب ہوئے اور اللہ کریم نے آپ کے ذریعے اہل سنت کو فتح دی ہے۔

شیخ عنایت الرحمٰن صاحب سے پہلی بار مناظرے میں سامنا:

اہل سنت اور پنج پیریوں کے ساتھ کاٹلنگ جمال گڑھی میں سماع الموتی پر مناظرہ تھا۔استاذ العلماء دام للہ ظلہ کو اپنے بھائی شیخ القرآن والحدیث مفتی عبدالحنان قادری نے ٹیلی فون کیا کہ آج مناظرہ ہے۔اس لیے آپ جلدی تشریف لے آوَ۔آپ نے چند طلباء کو بھی ساتھ لے کر پہنچ گئے مناظرہ شروع تھی اہل سنت کی طرف مناظر چارباغ مولانا صاحب تھے اور دوسری جانب سے مولانا عنایت الرحمٰن صاحب تھے اور مولانا عبدالحنان قادری صاحب درمیان میں بطور ثالث بیٹھے تھے۔

استاذ العلماء مدظلہ کا میدان مناظرہ کو پہنچنا: جب آپ پہنچے تو آپ کے بھائی نے آپ کو درمیان میں بیٹھا دیا۔ فریقین کی طرف سے بے معنی سی بحث شروع تھی اس لیے آپ مناظرین کو کہا کہ یہ تو مناظرے کا طریقہ نہیں۔ انھوں نے پوچھا یہ نہیں تو کیا طریقہ ہے۔ آپ نے کہا طریقہ یہ ہے کہ دونوں فریقین دعوی لکھے گا اور ایک دوسرے کو دینگے اگر دعوی میں تناقص پایا گیا تو بحث ہوگی ورنہ ایسے بحث سے کیا فائدہ، اس لیے دونوں نے دعوی لکھنا شروع کیا۔ مولانا شیخ عنایت الرحمٰن صاحب نے پہلے دعوی لکھا کہ مردے اپنی قبروں میں سنتے ہیں لیکن خرق عادت سے۔ یہ پڑھ کر آپ نے چار باغ مولانا صاحب کو کہا کہ بس نہ لکھوں مسئلہ حل ہوگیا۔ آپ نے حاضرین کو خاموش کیا کہ کوئی اختلاف نہیں دونوں مانتے ہیں کہ مردے اپنی قبروں میں سنتے ہیں۔ دوسری جانب سے شور مچ گیا کہ نہیں سنتے آپ نے کہا یہ دیکھوں خود مولانا صاحب نے لکھ دیا۔ اس کے بعد آپ نے مولانا عنایت الرحمٰن صاحب سے کہا کہ اتنا مسئلہ تو حل ہوگئی کہ مردے اپنی قبروں میں سنتے ہیں۔ باقی اختلاف کیفیت میں ہے کہ خرق عادت کے طور پر سنتے ہیں۔ اگر میں آپ کے دعوی پر آپ سے سوال کروں کہ آیا تمھارے پاس کوئی دلیل ہے ایک کتاب پیش کر سکتے ہو! وہ خاموش بیٹھ گئے۔ آپ نے کہا کہ عالم دین تو کبھی بے دلیل بات نہیں کرتے۔

استاذ العلماء مدظلہ کا سماع عادی کی تعریف کرنا: حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے کہا کہ میں نے ایک عالم دین کو شرح عقائد اور صدرا، شمس بازعہ پڑھاتے ہوئے سنا ہے۔ کہ سماع عادی کی یوں تعریف کی تھی۔ کہ متکلم کی زبان مخارج سے ٹکرا کران سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، ہوا کے لہروں میں تموج کر کے سامع کے کانوں میں جاتی ہے اور سامع کی کانوں میں جو ہوا ہوتی ہیں وہ پردہ سماعت سے ٹکراتی ہے اور سامع سمجھ لیتا ہے کہ اس ہوا میں یہ

حروف ہے اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس سے یہ یہ الفاظ بن گئے جس کا یہ مطلب ہے۔
تو قبر میں مردے اس طریقے سے نہیں سنتے کیونکہ اُدھر ہوا نہیں جا سکتی تو کیا محال ہے کہ باری تعالیٰ اور طریقہ سے مردوں کو اسماع کرے۔ یہ سن کر مولانا عنایت الرحمٰن صاحب بالکل خاموش و حیران ہوئے۔ لوگوں نے شور مچایا کہ رات کو اس مولانا صاحب نے چار گھنٹے یہی تقریر کی ہے کہ مردے نہیں سنتے۔ اور اب لکھ دیا کہ سنتے ہیں لوگوں کی ارادے آپ کو سخت مارنے کی تھی اس لیے آپ نے چند علماء اہل سنت سے ان کو پناہ دے کر مجلس سے حفاظت میں رخصت کیا اور اسی وقت تفہیم القرآن مردان کے کسی طالب علم نے آواز بلند کیا کہ یہ تو مفتی اعظم (مدظلہ) مولانا صاحب کے بیٹے تھے تب مولانا عنایت الرحمٰن نے آپ کو جان لیا۔

مولانا عنایت الرحمٰن صاحب سے مناظرہ دعاء بعد السنۃ پر: حضور قبلہ استاذ العلماء دام للہ ظلہ کا مولانا عنایت الرحمٰن صاحب سے ایک مناظرہ دعاء بعد السنۃ پر ہوئی ہے۔ اور جس طرح آپ کا طریقہ ہے کہ اکثر اپنے خصم (مدمقابل) کو اپنے دعوے یا تمھیدی مقدمات میں پکڑتے ہیں تو اس مناظرے میں بھی اسی طرح ہوا۔ جب مناظرہ شروع ہوا تو مولانا عنایت الرحمٰن صاحب نے دعویٰ لکھا کہ دعاء بعد السنۃ بدعت ہے تو حضور استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے فرمایا بدعت کی قسم متعین کرو اور شامی کا حوالہ دیا کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔
واجب، مستحب، صاح، مکروہ، حرام
اگر پہلے تینوں قسموں میں ایک بتاتے ہو تو پھر مناظرہ نہیں اگر واجب کہتے ہو تو آپ مجھ سے بھی بڑھ گئے کیونکہ میں دعاء بعد النسۃ کو مستحب مانتا ہوں یا مستحب کہتے ہو تو میرے اور تیرے عقیدے میں ذرا بھر فرق نہیں یا مباح کہتے ہو تو تب بھی اختلاف ختم اور اگر مکروہ کہتے ہو یا حرام تو پھر اختلاف ہے مناظرہ ہوگی۔ آپ کو مکروہ کہنے پر دلیل ظنی اور حرام کہنے پر دلیل قطعی

پیش کرنی ہے۔

استاذ العلماء دام للہ ظلہ کے اس تقریر سے ان کی منہ بند ہوگئی۔ اور دو گھنٹوں میں صرف اپنے دعوے کی وضاحت بھی نہ کر سکے بالآخر حضور استاذ العلماء مدظلہ کو کہا کہ بس اس کے بعد آپ جدھر بھی مناظرے کے لیے آئیں گے میں آپ کا سامنا نہیں کرونگا۔ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے کہا میں تو پھر بھی احقاق حق کی خاطر آؤنگا۔ باقی آپ کی اپنی مرضی! لیکن مجھے تو آپ کے آنے پر خوشی ہے کہ آپ کم از کم کتاب یا میری دلیل پر تو سمجھتے ہیں۔ آپ کے باقی ساتھی یا جماعت کے لوگ تو اکثر کتاب بھی نہیں سمجھتے تو میں اس بے علم کو کیسے سمجھاؤں گا۔ لیکن پھر مولانا عنایت الرحمٰن صاحب آخر دم تک اپنے وعدے پر قائم رہے اور کبھی بھی استاذ العلماء مدظلہ کا مناظرے میں سامنا نہیں کیا۔

استاذ العلماء مدظلہ پر مادر علمی کا ناز: جس طرح طالب علم اپنے استاذ صاحب اور مادر علمی کا نام روشن کرتے ہیں اور استاذ اور مدرسہ اپنے اس شاگرد پر فخر کرتے ہیں تو اس طرح استاذ العلماء مدظلہ بھی الحمدللہ اپنے اساتذہ کیلئے قابل فخر شاگرد ہے اس کا اعتراف جامعہ قادریہ کے 2016ء جلسہ دستار فضیلت پر مخزن الفضلاء علامہ پروفیسر ظفر الحق بندیالوی صاحب (نائب مہتمم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف) نے اپنی تقریر میں کیا کہ اپنے مادر علمی پر بہت لوگ ناز کرینگے۔ لیکن حضور استاذ العلمائد شیخ القرآن والحدیث مولانا فضل سبحان قادری صاحب کا شمار ان شخصیات میں ہے جن پر اپنے مادر علمی کو ناز ہے۔

رضائے الٰہی: حضور استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے ساری عمر رضائے الٰہی دین متین کی خدمت کی اور یہی تلقین رہی کہ دین کی خدمت رضائے الٰہی کے خاطر کرو۔ اکثر درس میں فرماتے ہیں کہ ہمیں اپنے استاد امام المعقولین والمنقولین عطا محمد بندیالویؒ نے یہ نصیحت کی

ہے۔ کہ دین کی خدمت رضائے الٰہی کی خاطر کرو اگر نیت میں یہ ہو کہ میرے شاگرد ہونگے اور مجھے تحفے تحائف لائیں گے تو سن لو طلباء یہ کام نہیں کرتے **خسر الدنیا والاخرۃ** ۔تو اس لئے ہم نے بھی اپنے اساتذہ کی نصیحت پر عمل کیا اور تمہیں بھی یہ نصیحت کرتا ہوں۔

لسانا ذاکرًا: حضور استاذ العلماء دام اللہ ظلہ اٹھتے بیٹھتے ذکر خدا میں مصروف ہوتے ہیں۔ اور زبان سے **اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً اور حمداً لک یا اللہ** سنائی دیتی ہے۔ اور کثرہ مشاغل کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت بھی کثرت سے کرتے ہیں۔

درس وتدریس میں انتہائی پابندی: حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ طلباء کے اسباق انتہائی پابند ہیں جب بھی کہیں محفل میلاد شریف پر جاتے ہیں تو تین چار اسباق ضرور پڑھاتے ہیں۔ جیسا کہ 2015ء میں جامعہ معصومیہ سخاکوٹ کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت تھا جس کے لیے حضور منبع ولایت پیر طریقت رہبر شریعت شیخ گل صاحب مبارک تشریف لا رہے تھے تو راستے سے جگر گوشہ استاذ العلماء حضرت العلامہ فضل منان صاحب کو فون پر مطلع کیا کہ دستار فضیلت کے لئے مردان سے اکھٹے جائیں گے۔ تو آپ نے استاذ العلماء دام اللہ ظلہ کو عرض کیا کہ حضور قبلہ شیخ گل صاحب آدھے گھنٹے میں پہنچنے والے ہیں، پیغام دیا کہ دستار فضیلت کے لیے اکھٹے جاتے ہیں۔ طلباء یہ سوچ رہے تھے کہ ابھی استاد صاحب چھٹی دے کر جانے کی تیاری کریں گے لیکن اس کے بعد بھی شرح عقائد کا 40 منٹ درس دیا تو اسی اثناء میں حضور قبلہ شیخ گل صاحب پہنچ گئے اور نعمان نے عرض کیا حضرت صاحب پہنچ گئے ہیں۔ استاذ العلماء مدظلہ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن اس کے بعد بھی میر قطبی کا درس دیا جب حضرت صاحب نے چائے نوش فرمائی تب استاذ العلماء مدظلہ نے طلباء کو چھٹی دی اور اپنے مرشد کریم حضرت شیخ گل صاحب دامت برکاتہ سے ملاقات کی اور سخاکوٹ تشریف لے گئے

۔اسی طرح پیر طریقت رہبر شریعت علاؤالدین صدیقی صاحب کے فاتحے کے لیے کشمیر کا سفر دشوار ایک دن میں طے کیا رات ایک بجے پہنچ گئے اور صبح حسب معمول سارے اسباق پڑھائے۔کبھی کبھار ایک یا دو دن سبق رہ جاتے تو نماز ظہر کے بعد بھی اس کو مکمل کر لیتے۔اسی طرح طلباء کے اسباق کی خاطر اپنی صحت کا بھی پروا نہیں کرتے کہ بیماری میں آرام کرے۔ جیسا کہ حسب معمول 2014ء میں شرح عقائد کا درس دے رہے تھے اور کتاب بند کی۔طلباء کو فرمایا وقفہ کے بعد سبق پڑھتے ہیں۔وقفہ میں دس منٹ کے لئے گھر تشریف لے گئے اور حسب معمول سارے اسباق پڑھادیئے۔پھر کئی دن بعد دل کی تکلیف ہوئی اس لیے پشاور رحمان ہسپتال تشریف لے کر چیک اَپ کر کے تکلیف زیادہ تھی اس لیے انجیو گرافی کی۔تب طلباء کو پتہ چلا کہ چند دن پہلے استاذ صاحب نے وقفہ دل کی تکلیف کی وجہ سے کیا تھا اور پھر دل کی آپریشن کے بعد اتنی شدید بیماری میں بھی صرف تیرا دن چھٹی کر لی۔اور پھر حسب معمول تدریس شروع کی۔

اپنے محسن استاد محترم سے محبت: حضور استاذ العلماء دام اللہ ظلہ اپنے اساتذہ سے والہانہ محبت رکھتے ہیں اور مسلسل اساتذہ کے مزارات پر حاضری دیتے رہے اور کئی بار طلباء کو بھی ساتھ لے کر ڈھوک دھمن میں اپنے شفیق و مہربان استاد صاحب، مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف اور جامعہ مظفریہ رضویہ واں بھچراں تشریف لے گئے۔اور تلامذہ متعلقین کو بھی تلقین و نصیحت فرماتے ہیں کہ اپنے اساتذہ کی ملاقات کیلئے ضرور جایا کرو اور ان سے اپنی نسبت مضبوط رکھیں چونکہ علم دین اساتذہ کا روحانی فیض ہے اور انکی ملاقات اور زیارت سے یہ سلسلہ روحانیت برقرار رہتا ہے۔

جیسا کہ علامہ محمد اقبالؒ نے کہا ہیں:

نفس سے جس کی کھلی میری آرزو کی کلی — بنایا جس کی مروت نے نکتہ دان مجھ کو
دعا یہ کر کہ خداوند زمیں و آسمان — کرے پھر اسکی زیارت سے شادمان مجھ کو

امام العلوم والفنون جامع المعقول والمنقول علامہ عطاء محمد بندیالویؒ کے وصال پر آپ کا تحریر:

ستائش کی تمنا سے بے نیاز ہستی: مجھے حضرت استاذی واستاذ الکل کے وصال کی خبر مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۹۹ء صبح ۹ بجے ملی۔ یقین نہیں آرہا تھا۔ بندیال فون کیا کسی نے نہیں اٹھایا پھر جامعہ نظامیہ لاہور فون کیا تو خبر کی صداقت کا علم ہوا۔ جب دار العلوم قادریہ کے طلباء کو حضرت استاذ صاحب کے ایصال ثواب کے لیے ختمات پر مامور کیا اور حضرت استاذ الکل کی آخری دیدار کی تمنا لے کر عازم ڈھوک دھمن ہوا۔ مگر اتنی خوشی نصیبی اور سرعت کہاں سے لاتا کہ ۲ گھنٹوں میں مردان سے ڈھوک دھمن پہنچ جاتا۔ بہر کیف ۳ بجے پہنچا۔ سب حضرات جنازہ پڑھ کر جا چکے تھے۔ صرف باہر کے وڑچھہ شریف کے صاحبزادہ موجود تھے۔ باقی علاقہ کے لوگ تھے۔ صاحبزادہ فدا حسین صاحب سے بغل گیر ہوئے اور خوب خوب دل سے رویا۔ پھر حضرات کے مزار منور پر حاضر ہوا اور مرقدہ منورہ پر سر انکساری رکھ کر استاد مکرم کے فراق پر اپنے آپ کو ضبط میں لانے کے باوجود دل قابو میں نہ رہا اور خوب آہ و بکا کیا اور یہ محسوس ہوا کہ ہم علماء یتیم ہو گئے اور پھر بدنصیبی کہ آخری دیدار سے بھی محروم رہا۔ بہر کیف درد و غم کے لمحات بہت مشکل سے گزرے ہیں۔ لیکن پھر دل کو تسلی اس تصور سے ہو جاتی ہے کہ الحمد للہ اس ناچیز نے استاذ صاحبؒ کے مشن کو سرحد میں زندہ رکھا ہوا ہے۔ اور سرحد کے کونے کونے تک حضرت قبلہ استاذ صاحب کا فیض پہنچ چکا ہے اور سرحد کے ہر علاقہ میں اس ناچیز کی وساطت سے استاذ صاحب قبلہ کے علمی انوار و برکات چمک رہے ہیں اور مدرسین، مقررین و مصنفین ہر میدان کے لوگ پیدا ہو چکے ہیں۔ اور سرحد میں یا رسول اللہ کے نعرہ تلے دین مصطفوی کی ہر

میدان میں خدمت ہو رہی ہے یہ سب حضرت قبلہ استاد صاحب ؒ کا صدقہ جاریہ ہے اور آپ کی محنت و خلوص و محبت اور تدریسی مساعی جمیلہ کے ثمرات ہیں اور آپ کے بابرکت علم کی ضیاء ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مرقد منورہ تک ان کے جملہ صدقات جاریہ کے اجوار پہنچادے اور ان کی خدمات کا اجر انہیں عنایت فرمائے۔ (آمین، ثم آمین)

حضرت قبلہ استاذ صاحب ؒ کی پوری زندگی تدریس علوم دینیہ کے لیے وقف تھی اور تدریس کا وہ لازوال شوق رکھتے تھے کہ مشکل ترین کتابیں پڑھا کر پھر بھی ہم نے کبھی آپ سے ایسے کلمات نہیں سنے جو اکتاہٹ یا تھکاوٹ پر دال ہوں۔ پھر طریقہ تدریس بھی ایسا کہ مدرس کے لیے تو بہت مشکل اور تھکا دینے والا مگر طالب علم کے لیے انتہائی مفید اور مدرس بنانے والا اور وہ یہ کہ طالب علم سے عبارت پڑھاتے اور عبارت میں بھی صرفی ، نحوی قواعد و ترکیب کے ساتھ طالب علم سے غلطی کی تصحیح عربی عبارت پڑھنے میں امتیازی مقام رکھتے تھے۔ عبارت کے بعد کتاب کے مصنف کی غرض بیان فرماتے کہ یہ عبارت کے مدلولات کی تقریر فرماتے اور سوال و جواب سے بھی مالہ و ماعلیہ بیان فرماتے اور پھر عبارت پڑھنے والے طالب علم سے اپنی پوری تقریر سنتے اسی طریقہ سے چھوٹی کتابوں سے لے کر بڑی کتابوں تک تمام طلباء کو پورا دن پڑھاتے۔ بلکہ ہمیں یاد ہے کہ سردیوں کی صبح کی نماز سے قبل حضرت استاذ صاحب ایک یا دو سبق پڑھایا کرتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ صبح کسی کام سے جانا ہے تو رات کو اسباق پڑھانے شروع کر دیے تاکہ طلباء کا کل کا دن ضائع نہ ہو۔

اور طلباء کو مشکل سے مشکل مقام سمجھانے کا حضرت استاذ صاحب ایسا ملکہ رکھتے تھے کہ حضرت کے رُوبرو تلمذ کے زانوں ٹیکنے والے کو کوئی مقام یا مسئلہ مشکل لگتا ہی نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ حضرت استاذ صاحب قبلہ سے جس طالب علم نے پڑھا ہے اس کو قاضی مبارک پڑھانا اور نحو

میر پڑھانا ایک سا لگتا ہے اور یہ ناچیز حضرت قبلہ استاد صاحب کے تلامذہ میں نالائق ترین شاگرد ہے مگر بحمدہ تعالیٰ فراغت کے فوراً بعد تدریس کے پہلے سال حمداللہ، صدرا، مطول وغیرہ ہا کتب پڑھاتا رہا اور حضرت استاذ صاحب کا ہی فیض تھا کہ نہ مطالعہ میں اور نہ تدریس کے وقت کوئی مشکل محسوس کیا۔

بہر کیف مجھے تجربہ ہو چکا ہے۔تیس سالہ تدریس کا کہ حضرت استاذ صاحبؒ نے جسے جو کتاب پڑھائی ہے وہ تحقیق کے ساتھ ساتھ یاد بھی کرادی اور تلامذہ کو ایسا ملکہ منتقل کر دیا کہ کبھی بھی کسی فن کی کسی کتاب کے مطالعہ اور پڑھانے میں انہیں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔اور تجربہ سے مجھے یقین ہو چکا ہے۔کہ پختہ کار مدرسین وعلماء تیار کرنا یہ فضیلت اور امتیاز پورے ملک میں صرف اور صرف ہمارے قبلہ استاذ صاحبؒ کو حاصل تھا۔اور ایسے ایک واحد و یکتا معمار ملت کا اٹھ جانا خون کے آنسو رونے کا باعث ہے اور ایسا نقصان ہے کہ شاید تا آخر اس کی تلافی نہ ہو سکے۔

بہر کیف لکھتے لکھتے قبلہ استاد کے کمالات وصفات حمیدہ تو ختم نہیں ہو سکتے اور خوب ہے کہ اہل زمانہ تمام علماء کرام کو اس کا اعتراف ہے تو اب میں کیا سورج کو چراغ دکھاتا پھروں گا بس یہ چند کلمات حقیقہ تحریر کیے تا کہ اجر وثواب میں میں بھی حصہ دار بنوں۔

آپ پر شمس المدرسین عطاء محمد بندیالوی کا شفقت: جس طرح استاذ العلماء دام اللہ ظلہ کا اپنے استاذ محترم سے والہانہ محبت ہے اسی طرح استاذ صاحب بھی آپ پر بہت شفقت فرماتے تھے چنانچہ بارع العلوم جامع المعقول والمنقول غلام محمد تونسویؒ نے اپنے شفیق استاذ محترم کو کئی بار گزارش کی کہ حضور مجھے شامی شروع کیجئے اور تاج الفقہاء جگر گوشہ فقیہ العصر علامۃ الدھر عبدالحق بندیالوی صاحب سے بھی سفارش کرائی لیکن استاذ صاحب پر درسی

کتب کا بوجھ زیادہ تھا، اس لیے شروع کرنے سے انکار کیا۔ آخر آپ سے سفارش کروائی تو قبلہ استاذ محترم صاحب نے شفقت فرمائی اور آپ کو شامی شروع کی جس کی برکت سے آپ کو اور آپ کے دوسرے ساتھیوں کو بھی شامی پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی طرح ایک بار استاذ العلماء مدظلہ اپنے شفیق و مہربان استاذ صاحب کی ملاقات کے لیے حاضر ہوئے تو نیچے چارپائی کے ساتھ نیچے بیٹھ کر پاؤں دبانا شروع کی جس پر استاد صاحب محترم نے فرمایا کہ "نہ کر فضل سبحان آپ ہمارے بھائی ہے"۔ موصوف نہ عرض کی نہیں حضور یہ آپ کا شفقت ہے میں اپنے آپکو آپ کا خادم سمجھتا ہوں۔

اساتذہ: حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے بہت بڑے بڑے علماء سے اکتساب فیض کی۔ ☆ آپ کے والد ماجد فقیہ العصر شیخ القرآن والحدیث علامۃ الدہر مفتی اعظم شائستہ گل قادری صاحبؒ ☆ الاستاذ المطلق جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول امام منطق وفلسفہ عطاء محمد بندیالوی گولڑویؒ ☆ بحر العلوم غزالی زمان رازی دران وحید الدہر علامہ سعید احمد کاظمیؒ ☆ استاذ العلماء ملک المدرسین جامع المعقول والمنقول اللہ بخش صاحبؒ مہتمم جامعہ مظہریہ واں بچھراں ☆ شیخ المحدثین استاذ العلماء علامہ عبد المصطفیٰ ازہریؒ ☆ سید المحققین شیخ القرآن والحدیث عالم بے نظیر علامہ عبد الغفور ہزاروی صاحبؒ ☆ مفتی اعظم پاکستان علامۃ الدہر عبد القیوم ہزاروی صاحبؒ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ☆ شیخ القرآن والحدیث عالم باعمل مفتی غلام علی اوکاڑوی صاحبؒ ☆ شیخ الاسلام استاذ العلماء عالم بے نظیر علامہ مصلح الدین صاحب حق صاحبؒ مردان۔

تلامذہ استاذ العلماء مدظلہ العالی: استاذ العلماء مدظلہ کے ہزاروں تعداد میں تلامذہ ملک اور بیرون ملک میں خدمات دینیہ سرانجام دیتے ہیں سب کو احاطہ قلم میں لانا دشوار ہے اس

لئے ان میں سے چند علماء کا ذکر کرتے ہیں۔

جگر گوشہ استاذ العلماء مدظلہ شیخ القرآن والحدیث شیخ طریقت فضل منان القادری صاحب نائب مہتمم جامعہ قادریہ مردان

شیخ طریقت مفتی فضل قیوم سبحانی پرنسپل القادریہ سنٹر مانچسٹر U K

شیخ القرآن والحدیث پیر طریقت ڈاکٹر محمد نور الحق قادری صاحب وفاقی مذہبی امور پاکستان

جامع المعقول والمنقول علامہ مفتی فضل جمیل رضوی صاحب مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ سبحانیہ رضویہ ملاکنڈ ایجنسی

شیخ القرآن والحدیث پیر سید قادری مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ قادریہ غفوریہ سوات

شیخ القرآن والحدیث استاذ العلماء مولانا عالم زیب قادری صاحب رہ مہتمم جامعہ عالیہ پیر بابا

شیخ القرآن والحدیث مفتی زیارت گل قادری صاحب مہتمم شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ جلالہ مردان

چشمہ شریعت وطریقت مولانا جمال الدین شاہ کاظمیؒ خواجہ آباد شریف میانوالی

جامع المعقول والمنقول محقق العصر علامہ عطاء محمد متین صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ واں بچھیراں میانوالی

مفتی اعظمؒ سندھ شیخ طریقت علامہ احمد میاں برکاتی صاحب مہتمم جامعہ احسن البرکات حیدرآباد

جامع المعقول والمنقول علامہ محمد وارث صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ حھدار بلوچستان

استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا اسماعیل میمن صاحب شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ کراچی

شیخ القرآن والحدیث جامع العلوم والفنون علامہ محمد طفیل صاحبؒ مہتمم جامع طفیلہ عظیم پورہ کراچی

شیخ الصرف والنحو علامہ شریف گل قادری مہتمم جامعہ فیضان مصطفیٰ ﷺ لوند خوڑ

فاضل نوجوان حضرۃ العلامہ نصیر الدین ناظم اعلی جامعہ اعظمیہ سالک آباد شریف حسن ابدال

فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا احسان الحق صاحب دار العلوم سرفراز العلوم سیفیہ اسلام آباد

علامہ زین ہود قادری صاحب مہتمم دار القراء برمنگم UK

علامہ عمران قادری صاحب خطیب جامع مسجد گمگول شریف UK

علامہ ابو البرکات افتخار داد صاحب پرنسپل دار الخلاص اسلامک سنٹر لندن UK

علامہ پیرزادہ ابو الاخلاص ذولفقار صاحب مدرس الحکم انسٹیٹیوٹ بریڈفوڈ UK

علامہ ابو الخیر نعمان قادری صاحب مدرس ومفتی آستانہ عالیہ بحر الحق شریف لارنسپور ضلع اٹک

اولاد امجاد:

☆ شیخ القرآن والحدیث شیخ طریقت علامہ فضل منان قادری صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ مردان

☆ عزت ماٰب علامہ فضل ربانی قادری صاحب ڈائریکٹر بغداد ماڈل سکول بغدادہ مردان

☆ شیخ طریقت مفتی فضل قیوم قادری سبحانی صاحب

پرنسپل القادریہ اسلامک سنٹر مانچسٹر یوکے

☆ جناب فضل عظیم قادری صاحب

☆ جناب فضل رسول قادری صاحب

شیخ القرآن والحدیث شیخ طریقت علامہ فضل منان قادری صاحب

حضور استاز العلماء مدظلہ کے حالات زندگی کو آپکے جگر گوشے اور جانشین شیخ القرآن والحدیث شیخ طریقت علامہ فضل منان قادری صاحب کے تذکرے کے بغیر نامکمل محسوس کر رہا تھا کہ

دراصل آپکا ذکر استاذ العلماء مدظلہ کے حالات زندگی کا حصہ ہے کہ آپ ہمہ وقت سفر وحضر میں امام المدرسین استاذ العلماء مدظلہ کو ہاتھ باندھے ہوئے حاضر خدمت اور انکے منظور نظر ہوتے ہیں جیسا کہ استاذ العلماء مدظلہ اسکا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ صاحبزادہ فضل منان صاحب میرے دست و پیر ہے۔اس لیے چند سطور میں آپکے ذکر خیر کا بھی سعادت حاصل کر رہا ہوں

پیدائش: حضور صاحبزدہ والاشان کی پیدائش 1973ء کو بغدادہ میں ہوئی

تعلیم وتربیت: آپ نے میٹرک تک تعلیم گورنمنٹ سکول بغدادہ میں حاصل کیا اور دینی تعلیم وتربیت کا آغاز اپنے گھر سے ہوا کہ کئی سالوں تک جامعہ قادریہ بغدادہ میں علم دین سے بھرہ ور ہوتے رہیں پھر دوسال دربار عالیہ شہنشاہ خراسان حضرت پیر باباؒ میں استاذ العلماء مدظلہ کے تلمیذ رشید شیخ القرآن والحدیث مفتی عالم زیب قادری صاحب کے تلمذ میں رہے اور دول سال جامعہ جنیدیہ پشاور میں اکتساب فیض کرتے رہیں، اسکے بعد دوسال مرکز علوم دینیہ جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف میں جگر گوشہ فقیہ العصر تاج الفقہاء علامہ عبدالحق بندیالوی اور استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول علامہ عطاء محمد متین صاحب سے مستفید ہوتے رہیں۔اور باقی علوم وفنون بمع دورہ حدیث شریف اپنے والد گرامی استاذ العلماء مدظلہ سے مکمل کئے۔

بیعت وخلافت: آپکی بیعت شیخ المشائخ فخر اولیاء حضور قبلہ شیخ گل صاحب سے ہے ۔آپ پر مرشد کریم کی خصوصی نظر عنایت ومہربانی ہے کہ آپکو خلافت سے سرفراز کیا ہے اگرچہ آپ نے پہلے سے زندگی علماء وطلباء کے خدمت کے لئے وقف کیا تھا لیکن مرشد کریم اور استاذ العلماء مدظلہ کے حکم پر مخلوق خدا کے رشد وہدات میں مصروف عمل ہے۔

طلباء سے شغف ومحبت: حضور قبلہ استاذ العلماء دام اللہ ظلہ کو طلباء سے انتہائی محبت ہے۔

جب بھی بارش ہوتی یا سردی شدت اختیار کرتی تو راقم کو سے خرچہ دے کر فرماتے جلدی طلباء کیلیے حلوہ اور چائے کا بندوبست کرو۔ رمضان المبارک میں اکثر افطاری کے وقت تشریف لاتے اور راقم کو فرماتے آج تمھارے ساتھ افطاری کرتا ہوں۔ اس طرح تراویح کے بعد تشریف رکھ راقم کو فرماتے کہ طلباء اور حاضرین کو چائے پلاؤ اور اسی طرح تقریباً ایک گھنٹہ تک محبت فرماتے۔

جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال پر ایک حاضری کا منظر: 201ء استاذ العلماء مدظلہ نے حسب عادت جامعہ قادریہ کے دورہ حدیث طلباء کو ساتھ لے کر دُور دراز کا سفر طے فرمایا اور اپنے مادر علمی پر حاضری دی۔ جب پہنچ گئے تو مخزن الفضلاء پروفیسر ظفر الحق بندیالوی صاحب اور دوسرے صاحبزادگان اور جامعہ مظہریہ امدادیہ کے تمام طلباء نے گیٹ پر شاندار استقبال کیا۔ پھر انھوں نے ایک بزم کا انعقاد کیا جس میں جامعہ قادریہ مردان کے مدرس قاری روخان اللہ باسطی نے تلاوت کی اور استاذ العلماء دام للہ ظلہ نے تقریر فرمائی۔ آخر میں تاج الفقھاء شیخ الاسلام والمسلمین عبدالحق بندیالوی صاحب نے دعا فرمائی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے پوری دعائیہ مناجات "یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو" سے دعا فرمائی۔ اس سفر سے واپسی پر پارلیمنٹ لاجز اسلام آباد جاکر اپنے مرشد کریم شیخ طریقت شیخ الاسلام جناب شیخ گل صاحب دامت برکاتھم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ان دنوں چونکہ جامعہ قادریہ کی سالانہ دستا فضیلت 201ء کا پروگرام بھی تھا اس لیے مرشد کریم نے محبت فرمائی اور سارے طلباء کے پگڑیوں پر ہاتھ مبارک پھیر لی اور فرمایا کہ یہ میری طرف سے آپ کی دستار بندی ہوگئی۔

تاج الفقہاء عبدالحق بندیالوی صاحب سے ایک ملاقات: ویسے تو حضور استاذ

العلماء دام اللہ ظلہ تاج الفقہاء جگر گوشہ فقیہ العصر عبد الحق بندیالوی صاحب کے ملاقات کیلئے اکثر جاتے رہیں۔ لیکن جب 2015 میں حاضری ہوئی دونوں حضرات نے مسکراہٹوں کے تبادلے میں ایک محبت بھری ملاقات کی اور پرانی یادیں تازہ فرمائی۔ پھر حضور تاج الفقہاء نے الفیہ کے بہت اشعار سنا دیے۔ اور فرمایا کہ ایک بار ملتان کے علم نحو کے بہت بڑے عالم یہاں تشریف لائے تھے۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ بناء میں اصل کیا ہے؟ کچھ جواب نہ ہوسکا، پھر میں نے جواب دی کہ بناء میں اصل سکون ہے۔ اور ساتھ حوالہ بھی پیش کی کہ الفیہ میں ہے۔ **والا صل فی البناء اَنْ یُسَکِّنَ**۔ اس موقع پر حاضرین میں مخزن الفضلاء پروفیسر ظفر الحق بندیالوی اور آپ کے اور برادران گرامی حافظ نذر حسین شیخ القرآن والحدیث فضل منان القادری صاحب راقم الحروف اور جامعہ قادریہ کے تقریباً پندرہ دورہ حدیث کے طلباء موجود تھے۔

جامع المعقول والمنقول عطاء محمد متین صاحب سے ملاقات:

حضور استاذ العلماء دام اللہ ظلہ کا آپ کے ساتھ 2014ء استاد العلماء جامع المعقول والمنقول استاد اللہ بخش کے مزار پر ملاقات ہوئی۔ دونوں حضرات نے مسکراہٹوں کے تبادلے میں تقریباً 1956ء کی یادیں تازہ فرمائی۔ اور حضور استاذ العلماء دام اللہ ظلہ نے حاضرین کو آپ کا تعارف کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قبلہ! (جامع المعقول والمنقول عطاء محمد متین صاحب دامت برکاتہم) جامعہ مظفریہ واں بچھراں میں ہمارے ساتھی تھے لیکن مولانا عطا محمد متین صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور صاف بتائیں کہ اس نے میرے ساتھ پڑھا ہے اور میرے شاگرد ہیں اور فقہ اور صرف کے اسباق جو آپ نے مجھے پڑھائے تھے مجھے اب بھی یاد ہے۔

برادران استاذا لعلماء مدظلہ

شیخ القرآن والحدیث مفتی عبدالحنان قادری صاحب: آپ مفتی اعظم سرحدؒ کے فرزند اول اوراستاذ العلماء مدظلہ کے برادر اکبر ہے۔

پیدائش: آپ 1909ء کومتہ کاٹلنگ میں پیدا ہوئے اور جب آپ پیدا ہوئے تو آپکے والد گرامی مفتی اعظم سرحدؒ یار حسین باباجی صاحبؒ کے پاس تشریف لے گئے اور عرض کیا کہ حضرت مجھے اللہ کریم نے فرزند عطاء کیا ہے تو یار حسین باباجیؒ نے آپکو اپنے نام سے مسمیٰ کیا کہ آپکا نام عبدالحنان رکھ لیا۔

دینی تعلیم: آپ نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد ماجد مفتی اعظم سرحدؒ سے حاصل کی اور پھر اجمیر شریف (انڈیا) تشریف لے گئے اور سات سال تک وہاں علمی دین حاصل کرتے رہیں ۔اور ساتھ علاقے کے مسجد میں امامت وخطابت کا فریضہ بھی انجام دیتے رہیں، چونکہ ایک عرصے تک آپ پردیس میں تھے، والدین اور خاندان سے رابطہ نہیں ہوا تھا اس لئے مفتی اعظم سرحدؒ اجمیر شریف تشریف لے گئے آپ نے اپنے والد گرامی کو دیکھ لیا اور گلے لگایا لیکن والد گرامی کو بیٹے کی شناخت نہیں ہوئی چونکہ بچپن میں حلیہ جلدی بدل جاتا ہے اس لئے باباجی صاحب نے آپ سے گھر کے افراد کے ناموں کے متعلق دریافت کیا اور آپ نے صحیح جوابات دئے تب مفتی اعظم سرحدؒ کو تسلی ہوئی اور آپ کو ساتھ مردان لے آئے اور اپنے دارالعلوم جامعہ محمدیہ حنفیہ سنیہ میں درس پر مامور کیا جو کہ عمر بھر علمی دین کی خدمت کرتے رہیں

وفات: آپ 1998ء میں وفات پائی۔آپ کی نماز جنازہ بقیۃ السلف وامام الخلف شمس المشائخ پیر شمس الامین قادری صاحب نے پڑھائی۔اور اپنے والد گرامی مفتی اعظم سرحدؒ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

شیخ القرآن والحدیث شیخ طریقت باباجی عبدالسبحان قادریؒ: آپ مفتی اعظم سرحدؒ کے دوسرے صاحبزادے اور استاذ العلماء مدظلہ کے برادر اکبر ہے

ولادت: یکم جنوری 1925ء قبلہ مفتی اعظمؒ کے ہاں (متہ) میں پیدا ہوئے۔

تحصیل علوم: آپ نے تمام مروجہ علم بمع دورہ حدیث شریف اپنے والد بزرگوار حاصل کی۔ اور آپ کو چار مرتبہ دورہ حدیث شریف کا شرف حاصل ہوا۔ دو مرتبہ اپنے مدرسے دار العلوم محمدیہ حنفیہ سنیہ میں اپنے والد بزرگوار کے ساتھ اور ایک مرتبہ 1942ء میں دار العلوم حزب الاحناف (لاہور) میں مفتی اعظم پاکستان شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ ابوالبرکات صاحبؒ سے اور ایک مرتبہ حضور قبلہ شیخ القرآن والحدیث عالم بے نظیر عبدالمصطفیٰ ازھری صاحبؒ سے۔ دار العلوم امجدیہ کراچی میں آپ کے دستارِ فضیلت کے موقع پر آپ کے والد ماجد مفتی اعظم شائستہ گلؒ، مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکاتؒ۔ سابق سفیر عراق پیر طریقت رہبر شریعت الشیخ عبدالقادر قادری، استاذ العلماء فقیہ العصر مفتی ظفر علی نعمانیؒ مہتمم جامعہ امجدیہ کراچی قبلہ شیخ القرآن والحدیث علامۃ الدھر عبدالمصطفیٰ ازھری صاحبؒ نے اپنے ہاتھوں آپ کی ستار بندی فرمائی اور آپ کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔ دوران تعلیم ہی آپ نے اپنے آبائی جامع مسجد لنڈی شاہ میں 1964ء تک امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ہم اپنے مرشد کریم حضرت پیر طریقت رہبر شریعت باباجلال الدین قادریؒ کے حکم پر کراچی تشریف لے گئے اور کچھ عرصے تک شاہ فیصل کالونی کراچی میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اور پھر واپس کاٹلنگ تشریف لے آیا۔ لیکن پھر دوست و احباب پر دوبارہ تشریف لے گئے اور تقریباً 40 سال تک خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دیئے۔

بیعت وخلافت: آپ نے 1955ء میں اپنے والد گرامی کے حکم سے مخزن ولایت پیر طریقت رہبر شریعت جلال الدین قادریؒ سے بیعت کا شرف حاصل کیا اوراد وظائف کے تکمیل کے بعد پیرو مرشد نے آپ کو خلافت عطاء فرمائی۔ آپ نے ساری زندگی درس و تدریس، تبلیغ دین اور مخلوق خدا کی خدمت صرف کی۔

جامعہ قادریہ سبحانیہ کا قیام: آپ نے 1974ء میں ایک دینی ادارہ شاہ فیصل کالونی کراچی میں قائم کی۔ جواب تک سینکڑوں تشنگان علم دین کو سیراب کررہی ہے۔ جس کے آپ خود شیخ الحدیث بھی تھے۔

فریضہ حج وعمرے: آپ نے 10 سے زیادہ حج اور متعدد عمروں کی سعادت حاصل کی ہے۔

وفات: آپ نے 2008ء دار فانی کو خیر آباد کہہ کر رخصت فرما گئے۔ آپ کا نماز جنازہ آپ کے فرزندار جمند پیر طریقت رہبر شریعت شیخ الحدیث عبدالعلیم قادری صاحب نے ادا فرمائی۔ اور تاحال آپ کے مشن اور دارالعلوم کی ساری ذمہ داریاں سنبھال لی ہے

مزار: آپ کا مزار کراچی شاہ فیصل کالونی جامعہ قادریہ سبحانیہ میں مرجع خلائق ہے جس پر عالی شان گنبد تعمیر کی گئی ہے۔

شجرہ طریقت: (۱) پیر طریقت رہبر شریعت عبدالسبحان باباجانؒ

(۲) پیر طریقت رہبر شریعت جلال الدینؒ (نواں کلی صوابی)

(۳) پیر طریقت رہبر شریعت عبدالحنان باباجیؒ (یار حسین)

(۴) غوث زمان شیخ الاسلام پیر طریقت عبدالوہاب صاحبؒ (مانکی شریف)

(۵) غوث الزمان شیخ المشائخ حافظ عبدالغفور صاحبؒ (سوات)

شیخ القرآن والحدیث مفتی عبدالدیان قادریؒ: آپ مفتی اعظم سرحدؒ کے تیسرے صاحبزادے اور استاذ العلماء مدظلہ کے برادر محترم ہے

ابتدائی تعلیم: موصوف نے ابتدائی تعلیم والد بزرگوار سے حاصل کی۔ کچھ عرصہ بعد دارالعلوم حنانیہ پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل عبدالحنانؒ (یار حسین) باباجی کے قائم کردہ مدرسے سے علمی پیاس بجھایا۔ اس کے بعد پیر طریقت رہبر شریعت جلال الدین باباجیؒ سے کچھ عرصہ اکتساب فیض کیا۔ پھر حیدر آباد تشریف لے گئے وہاں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

وفات: آپ نے 2017ء میں دار فانی سے رحلت فرمائی۔ امامت نماز جنازہ پیر طریقت رہبر شریعت علامہ عبدالعلیم قادری صاحب نے فرمائی۔ آپ کا مزار (حیدر آباد) میں ہے۔